معاشرتی علوم

تیسری جماعت کے لیے

ضلع خوشاب

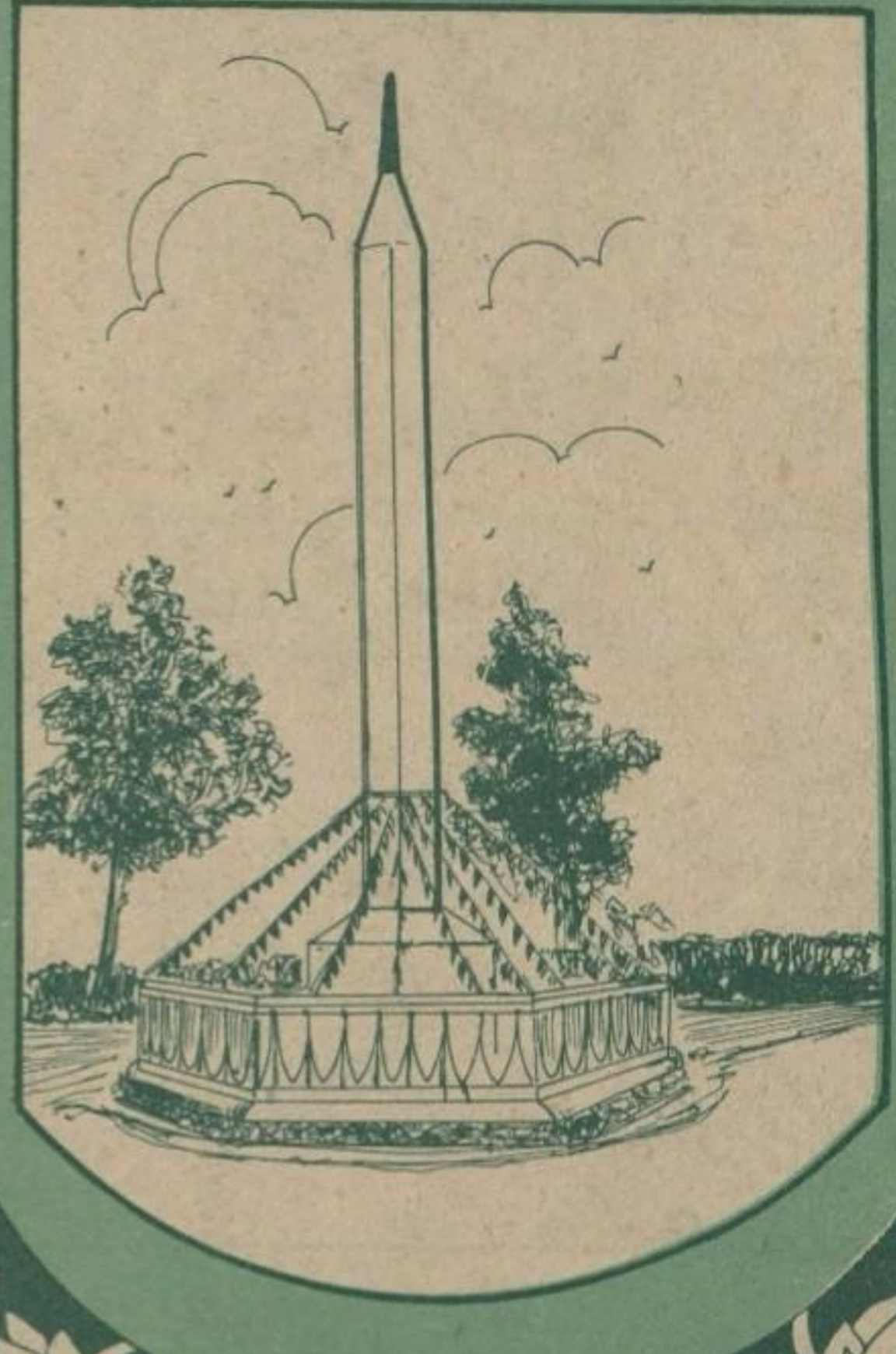

ناشر:- کشمیر کتاب گھر اُردو بازار۔ لاہور

برائے:- پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور۔

جملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور محفوظ ہیں

تیار کردہ : پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ، لاہور
بطور واحد نصابی کتاب برائے مدارس
ضلع خوشاب

مصنف : غلام عابد خان

ناشر ——— چوہدری رحیم بخش
طابع ——— کشمیر کتاب گھر اردو بازار، لاہور
مطبع ——— افتخار افضال پرنٹرز، لاہور
کاتب ——— میاں فضل الٰہی کیلانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرا نام ---------- ہے۔

میں تیسری جماعت میں ہوں۔

یہ میری معاشرتی علوم کی کتاب ہے۔

عنوانات

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	ہمارا وطن	
2	ہمارا ضلع خوشاب حدود اربعہ سطح، دریا	1
3	تاریخ ضلع خوشاب	4
4	موسم۔آب و ہوا	6
5	لوگ	9
6	مردم شماری	10
7	پیشے	11
8	آبپاشی	16
9	جنگلات اور چراگاہیں	19
10	ہماری فصلیں	22

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
11	جانور	26
12	معدنیات	29
13	کارخانے اور دستکاریاں	30
14	ذرائع آمد و رفت	33
15	خبریں پہنچانے کے وسائل	36
16	ضلعے کا انتظام	39
17	رفاہی ادارے	43
18	حضرت آدم علیہ السّلام	47
19	حضرت ابراہیم علیہ السّلام	48
20	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام	51
21	ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہِ و آلہٖ وسلّم	53
22	ہمارے ضلعے کی اہم شخصیت (میجر غلام سرور ملک شہید)	56

3768

ہمارا وطن

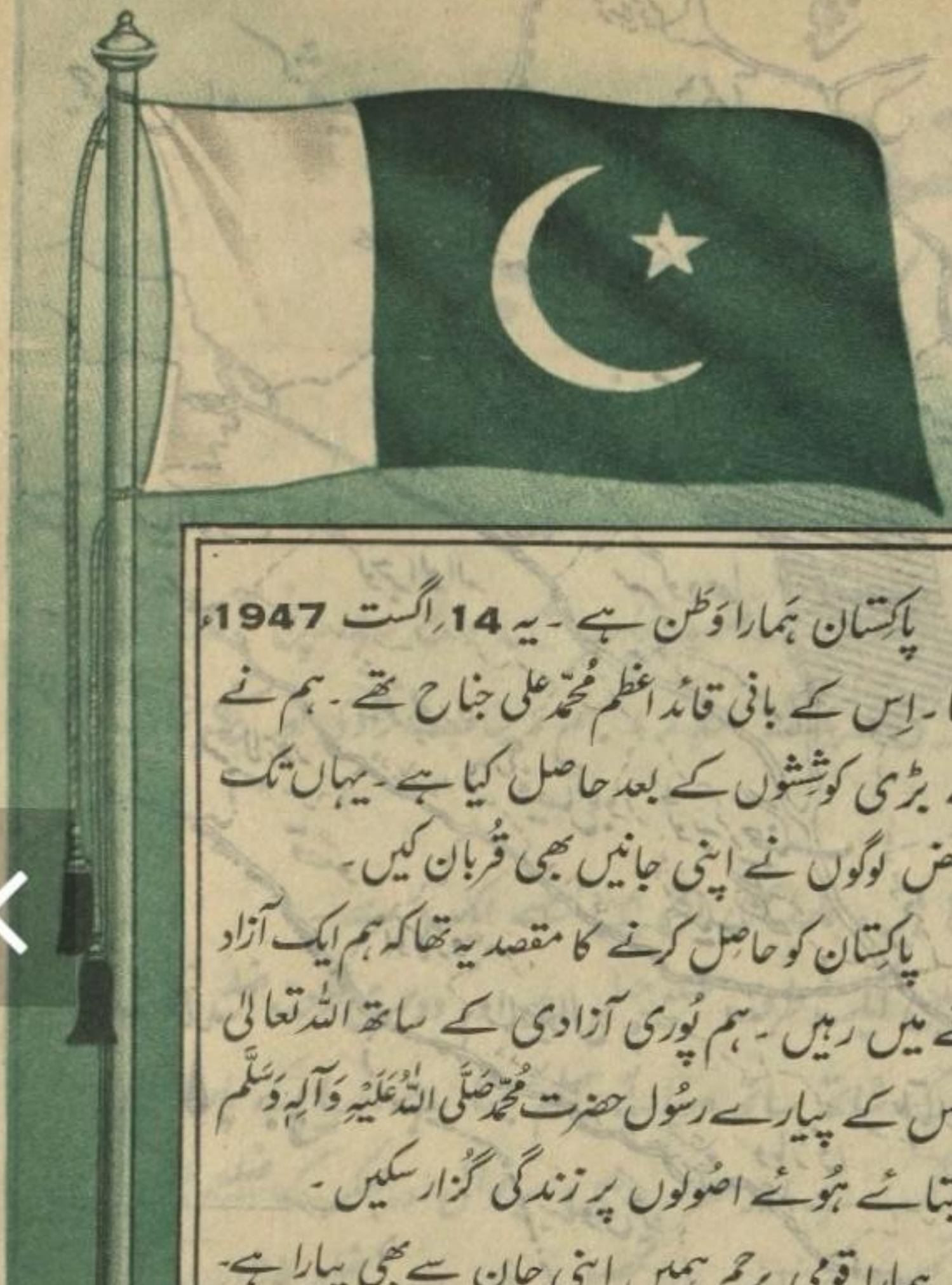

پاکستان ہمارا وطن ہے۔ یہ 14 اگست 1947ء کو بنا۔ اِس کے بانی قائد اعظم مُحمّد علی جناح تھے۔ ہم نے اسے بڑی کوششوں کے بعد حاصل کیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اپنی جانیں بھی قُربان کیں۔

پاکِستان کو حاصِل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم ایک آزاد علاقے میں رہیں۔ ہم پُوری آزادی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسُول حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہُوئے اصُولوں پر زندگی گُزار سکیں۔

ہمارا قومی پرچم ہمیں اپنی جان سے بھی پیارا ہے۔ اِس میں دو رنگ ہیں، سبز اور سفید۔ سبز رنگ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں بَسنے والے زیادہ لوگ مُسلمان ہیں۔ سفید رَنگ کا مطلب ہے کہ یہاں دُوسرے مذہبوں کے لوگ بھی پُوری آزادی کے ساتھ رہتے ہیں۔ سبز حِصّے پر چاند ستارا ہماری عظیم روایات اور روشن مستقبل کو ظاہر کرتا ہے۔

پنجاب
جائے وقوع
ضلع خوشاب

جموں اور کشمیر
تربیلا ڈیم
اسلام آباد
اٹک
راولپنڈی
منگلا ڈیم
جہلم
میانوالی
گجرات
سیالکوٹ
سرگودھا
گوجرانوالہ
بھکر
شیخوپورہ
لاہور
فیصل آباد
ٹوبہ ٹیک سنگھ
قصور
لیہ
اوکاڑہ
ساہیوال
ڈیرہ غازیخان
مظفر گڑھ
ملتان
وہاڑی
بہاول نگر
راجن پور
بہاول پور
رحیم یار خان
صوبہ سندھ
صوبہ بلوچستان
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
پیمانہ
50 25 0 50 100 150 کلومیٹر
کلومیٹر

ہمارا ضلع خوشاب

حدود اربعہ، سطح، دریا

ہمارا ضلع خوشاب پیارے وطن پاکستان کے صوبہ پنجاب میں واقع ہے۔ پنج آب کا مطلب ہے پانچ دریاؤں کی سرزمین یعنی دریائے سندھ، جہلم، چناب، راوی اور ستلج۔ پنجاب کا زیادہ تر حصہ میدانی ہے۔

صوبہ پنجاب کے کل 27 اضلاع ہیں۔ ہمارا ضلع ان میں سے ایک ہے۔

حدود اربعہ ہمارے ضلعے کے شمال میں ایک طرف ضلع جہلم ہے اور دوسری طرف ضلع اٹک ہے۔ ضلع کی مشرقی حد کے ساتھ ساتھ دریائے جہلم بہتا ہے۔ دریا کے پار ضلع سرگودھا ہے۔ جنوب کی طرف ضلع جھنگ ہے اور مغرب میں میانوالی اور بھکر کے ضلعے ہیں۔

سطح ہمارے ضلعے کی دو تحصیلیں ہیں۔ تحصیل خوشاب اور تحصیل نور پور۔ ضلع خوشاب کی سطح ایک جیسی نہیں ہے۔ کہیں اونچے پہاڑ ہیں، کہیں ریگستانی علاقہ ہے اور کہیں میدانی علاقہ ہے جو پہاڑوں کے دامن میں مشرق سے مغرب کو پھیلا ہوا ہے۔ سطح کے لحاظ سے ہمارے ضلعے کو چار حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ پہاڑی علاقہ: ہمارے ضلعے کے شمال میں کوہ نمک ہے۔ کوہ نمک کا کچھ حصّہ ضلع جہلم میں ہے اور کچھ ہمارے ضلع میں۔ یہ پہاڑی علاقہ مشرق سے مغرب کو پھیلا ہوا ہے۔ اس سلسلے کا سب سے اُونچا پہاڑ سکیسر ہے۔ اسی علاقہ میں مشہور وادی سون واقع

ہے۔اس وادی کی آب و ہوا گرمیوں میں خوش گوار ہوتی ہے۔یہاں کی زمین زرخیز ہے۔کوہ نمک سے بہت سی موسمی ندیاں اور نالے جنوب کی طرف بہتے ہیں۔ ان نالوں نے اپنے راستوں میں گہری کھڈیں بنا لی ہیں۔

2۔ **میدانی علاقہ**: کوہ نمک کے دامن میں مشرق سے مغرب کی طرف پھیلا ہوا میدان ہے جو شمال کی طرف اُونچا اور جنوب کی طرف نیچا ہوتا چلا گیا ہے۔موسمی ندی نالوں نے اس جگہ اپنے راستے بنا لیے ہیں جن کو "وَہٹر" بھی کہتے ہیں۔ اس کا شمالی حصّہ بارانی اور جنوبی حصّہ نہری ہے۔

3۔ **تھل کا ریگستانی علاقہ**: ہمارے ضلع کا کافی علاقہ ریگستانی ہے جو دریائے جہلم کے مغرب میں واقع ہے۔اس علاقے میں دُور دُور تک ریت کے ٹیلے ہی نظر آتے تھے لیکن اب نہروں کی بدولت اس ریگستان کا بہت سا حصّہ آباد ہو گیا ہے۔

4۔ **کدھی کا علاقہ**: ہمارے ضلع کی مشرقی سرحد کے ساتھ ساتھ دریائے جہلم بہتا ہے۔اس دریا کے پاٹ کا کچھ علاقہ نیچا ہے، جس میں ہر سال سیلاب آجاتا ہے اور کٹاؤ کا عمل ہوتا رہتا ہے۔اس عمل کی وجہ سے "بیلے" بن جاتے ہیں جہاں مویشی چرتے ہیں اور کاشت کاری بھی ہوتی ہے۔

دریا دریائے جہلم ہمارے ضلع کی مشرقی سرحد کے ساتھ بہتا ہے۔ یہ دریا پنجاب کے بڑے دریاؤں میں سے ہے۔اس کا پاٹ چوڑا ہے۔اس میں موسم برسات میں پانی کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور کدھی کے نشیبی علاقوں میں پانی بھَر جاتا ہے۔ منگلا بند کی وجہ سے اب دریائے جہلم کا فالتو پانی ایک بڑی جھیل میں بھر جاتا ہے۔اس سے دریا میں سیلاب کا خطرہ کم ہو گیا ہے۔

ضلع خوشاب

حدود اربعہ۔ سطح
نہریں اور پیداوار

ضلع اٹک
ضلع جہلم
ضلع میانوالی
ضلع بھکر
ضلع لیہ
ضلع مظفر گڑھ
ضلع جھنگ
ضلع سرگودھا

پہاڑ
پیل
کوہ
نمک
زعفران
کھیڑ
کھٹ سگراں
نور پور لاہ
وڑچھا
جتی
کپاس
گندم
قہ
علاقہ
قائد آباد
کینو
چنا
خوشاب
پتھر
جوہر آباد
منڈ ٹوانا
گروٹ
تھل کا
علاقہ
نور پور
شمال
مغرب
مشرق
جنوب

پہاڑی علاقہ
میدانی علاقہ
کدھی کا علاقہ
تھل کا علاقہ

حد ضلع
نہریں یا شاخیں
رابطہ نہر

0 10 20 30 کلومیٹر

موسمی ندی نالے

کوہ نمک سے بہت سے موسمی ندی نالے جنوب کی طرف بہتے ہیں۔ یہ نالے اپنے ساتھ بہت سی ریت، مٹی اور کنکر بہا کر لاتے ہیں جسے وہ پہاڑ کے دامن میں بچھا دیتے ہیں۔ ان نالوں میں صرف برسات کے موسم میں پانی ہوتا ہے۔ سال کے باقی حصّوں میں یہ نالے قریباً خشک رہتے ہیں۔ یہ ندی نالے گہرے کھڈوں میں بہتے ہیں اور کوہ نمک سے تھوڑی دُور جنوُب میں ختم ہو جاتے ہیں۔

۹

تاریخ ضلع خوشاب

خوشاب ایک پرانا شہر ہے۔ کہتے ہیں کہ پرانے زمانے میں بادشاہ یہاں آتے تو اس شہر کا پانی پی کر بہت خوش ہوتے اور کہتے کہ یہ "خوش آب" ہے۔ اس لفظ سے شہر کا نام خوشاب پڑ گیا۔ پہلے یہ شہر تحصیل کا صدر مقام تھا۔ اب حکومت پاکستان نے لوگوں کی آسانی کے لیے اسے ضلع بنا دیا ہے۔

مسلمانوں کے آنے سے پہلے یہاں ہندو بستے تھے۔ جب ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے سامنے اسلام پیش کیا تو اس علاقے میں بھی اسلام پھیلنے لگا۔ ایک ہندو راجا بھی مسلمان ہو گیا۔ اس پر دوسرے راجاؤں کو بہت غصّہ آیا۔ وہ اُسے تنگ کرنے لگے۔ اس زمانے میں مسلمانوں کا ایک بادشاہ سلطان محمود غزنوی تھا۔ وہ بڑا بہادر تھا۔ وہ مسلمان راجا کی مدد کے لیے آیا۔ اس نے ہندوؤں کو شکست دی اور اس طرح یہاں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ ضلع خوشاب بھی اس مسلم حکومت میں شامل تھا۔ مسلمانوں کی حکومت اتنی اچھی تھی کہ بہت سے ہندو اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے۔

سلطان محمود غزنوی کے کئی سو سال بعد ایک اور مسلمان بادشاہ بابر، کابل سے یہاں آیا۔ اس نے سب سے پہلے خوشاب پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد سارا علاقہ فتح کر کے اپنی حکومت قائم کر لی۔ بابر بادشاہ کے خاندان نے ان علاقوں پر قریباً تین سو سال تک حکومت کی۔ اس خاندان کو "مغلیہ خاندان" کہتے ہیں۔

مغلوں کے زمانے میں ضلع خوشاب کو امن نصیب ہوا۔ لوگ خوش حال ہو گئے۔ دہلی کا بادشاہ شیر شاہ سوری خوشاب آیا۔ یہ بادشاہ جہاں جاتا سڑکیں بنواتا اور کنوئیں کھدواتا تھا۔ اس نے گنجیال اور ہڈالی میں ایسے کنوئیں بنوائے جن میں سیڑھیاں اترتی تھیں اور انہیں 'واں' یا 'لوبی' کہتے تھے۔

جب مغلوں کی حکومت کمزور ہو گئی تو اس ضلع کے میدانی حصّے میں ٹوانہ خاندان نے اپنی سرداری قائم کی۔ مٹھہ ٹوانہ اور نور پور ان کے صدر مقام تھے۔ جلد ہی سکھوں نے زور پکڑنا شروع کیا۔ سکھوں کے راجا رنجیت سنگھ نے آہستہ آہستہ سارے پنجاب پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت ضلع خوشاب پر بھی اس کی حکومت قائم ہو گئی۔

سکھوں کی حکومت زیادہ عرصے تک قائم نہ رہ سکی۔ رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد انگریزوں نے سکھوں کو شکست دے کر پنجاب پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح ضلع خوشاب کا علاقہ بھی انگریزوں کے ماتحت آ گیا۔ انگریزوں نے یہاں سو سال تک حکومت کی۔

اس ملک کے مسلمان انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ ضلع خوشاب کے مسلمانوں نے بھی ملک کے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مِل کر قائدِاعظم کا ساتھ دیا اور مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انگریزوں کو یہ ملک چھوڑ کر جانا پڑا اور مسلمانوں کا الگ ملک پاکستان بن گیا۔ اب پاکستان میں سب لوگ ہنسی خوشی زندگی گزار رہے ہیں۔

موسم اور آب و ہوا

ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی زیادہ گرمی پڑتی ہے اور کبھی زیادہ سردی۔ سال میں کئی مہینے ایسے بھی آتے ہیں جب نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی۔ ان بدلتے ہوئے موسموں کی سارے سال کی حالت کو "آب و ہوا" کہتے ہیں۔

ہمارے ضلع خوشاب کے چار موسم ہیں۔

1۔ موسم گرما 2۔ موسم برسات 3۔ موسم سرما 4۔ موسم بہار

موسم گرما

چھٹی کی گھنٹی بجتے ہی بچّے تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے گھروں کی طرف چل پڑے۔ تیز اور چمکدار دُھوپ سے بچنے کے لیے کسی نے سَر پر تختی اُٹھا رکھی ہے، کسی نے رومال۔ لو کچھ دیوار کے ساتھ ساتھ ہو لیے تاکہ تھوڑی دور سائے میں چل سکیں۔ لیکن دوپہر کے وقت سایہ بھی تو بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ سُورج ڈھلے گا تو سائے بھی لمبے ہونے شروع ہو جائیں گے۔ گھر پہنچتے پہنچتے بچّوں کے کپڑے پسینے سے بھیگ گئے ہیں ایسا کیوں نہ ہو! ذرا تھرما میٹر کی طرف تو دیکھیں درجہ حرارت 42 سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا ہے۔ کسان اپنے

بیلوں کو لے کر درختوں کے نیچے پہنچ گئے ہیں۔ درختوں کے سایے میں کچھ دیر آرام کریں گے۔ ایک دو گھنٹے کی نیند انھیں پھر سے تازہ دم کر دے گی۔ سورج ڈھلے گا تو پھر کام میں لگ جائیں گے۔ پرندوں کا بھی بُرا حال ہے۔ درختوں کی ٹہنیوں میں گھسے جاتے ہیں۔ چونچیں کھولے ہانپ رہے ہیں۔ یہ گرمیوں کے دن بھی کتنے لمبے ہوتے ہیں۔ ختم ہونے کو نہیں آتے۔ راتیں اتنی چھوٹی ہوتی ہیں کہ ادھر آنکھ لگی، ادھر فجر کی اذان سنائی دینے لگی۔

ہمارے ضلعے میں گرمیوں کا موسم اپریل کے آخری ہفتے ہی میں شروع ہو جاتا ہے۔ ان دنوں تیز ہوائیں چلتی ہیں۔

ہمارے ضلعے میں گرمیوں کا موسم خاصا لمبا ہوتا ہے۔ اپریل کے آخری ہفتے سے شروع ہو کر جولائی کے وسط تک لگاتار گرمی پڑتی ہے۔ البتہ سکیسر کے پہاڑی علاقے میں موسم خوش گوار ہی رہتا ہے۔ بارش کے لیے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ گرمی کی وجہ سے گھاس خشک ہو جاتی ہے۔ مویشیوں کے لیے چارا نہیں ملتا۔ گائیں اور بھینسیں دودھ دینا کم کر دیتی ہیں۔

موسم برسات

لو! خدا نے ہماری سن لی۔ شمال مغرب سے کالے کالے بادل اُٹھے ہیں۔ ہوا خنک ہو گئی ہے۔ تھوڑی دیر میں بارش ہو گی۔ خوب نہائیں گے۔ خوش ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔ کسان بھی تو بہت خوش ہے۔ بارش کی بدولت اس کے کھیتوں میں پانی بھر گیا ہے۔

اب گھاس عام ہے۔ چارے کی بھی کوئی قلت نہیں۔ مویشی پیٹ بھر کر کھائیں گے۔ گائیں اور بھینسیں خوب دودھ دیں گی۔ ہم خوش ہو کر پئیں گے اور اللہ کا

شکر ادا کریں گے۔

ہمارے ضلعے میں برسات کا موسم بڑا مختصر ہوتا ہے۔ دو چار موسلا دھار بارشیں ہو جاتی ہیں۔ اگر ان دنوں میں ہوا بند ہو جائے تو جی بہت گھبراتا ہے۔ کمروں کے اندر تو بیٹھا نہیں جاتا۔ درختوں کے نیچے ہی کچھ چین ملتا ہے۔

موسم سرما برسات کے بعد ستمبر میں پھر درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ اکتوبر اور نومبر میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے، نہ زیادہ سردی۔ نومبر کے آخر میں سردیوں کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ دن گھٹنے لگتے ہیں اور راتیں لمبی ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ دن کو تو دھوپ میں بیٹھنے کا خوب مزا آتا ہے۔ رات کو بہت ٹھنڈک ہو جاتی ہے، اس لیے آگ تاپنے کو جی چاہتا ہے۔ دسمبر کے آخر اور جنوری کے شروع میں ہلکی ہلکی بارش ہوتی ہے جو گندم کی فصل کے لیے بہت مفید ہے۔ کسان اسے سونے کی بوند، کہتے ہیں۔

موسم بہار مارچ کے مہینے میں موسم بدلنا شروع ہو جاتا ہے۔ سردی کم ہو جاتی ہے۔ درخت نئے پتے اور شاخیں نکالتے ہیں اور دنوں میں ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ طرح طرح کے پھول کھلتے ہیں۔ پرندے جو سردی سے ڈر کر چھپے بیٹھے تھے، باہر نکل آتے ہیں اور خوشی کے مارے چہچہاتے ہیں۔ کسان بھی خوش ہے۔ اس کی محنت ٹھکانے لگنے کو ہے کیونکہ گندم کی فصل پکنے والی ہے۔

اپریل کا مہینا بھی خوش گوار ہوتا ہے۔ اس مہینے کے وسط میں گندم کی فصل پک جاتی ہے۔

9

لوگ

ہمارے ضلعے کے اکثر لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور کچھ کارخانوں میں بھی کام کرتے ہیں۔ دیہات میں رہنے والے اکثر قمیض اور شلوار پہنتے ہیں۔ بعض تہہ بند بھی باندھتے ہیں۔ شہروں میں قمیض، شلوار، اچکن یا کوٹ، پتلون بھی پہنتے ہیں۔

ہمارے ضلعے کے بچے گھر میں پنجابی زبان بولتے ہیں، اُردو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اردو ہماری قومی زبان ہے۔ عام طور پر بچوں کی رنگت گندمی ہوتی ہے۔ لڑکے عام طور پر کرتا یا قمیض اور شلوار یا پاجامہ پہنتے ہیں۔ بعض لڑکے تہہ بند بھی باندھتے ہیں۔ لڑکیاں قمیض، شلوار پہنتی ہیں اور دوپٹہ اوڑھتی ہیں۔

روٹی، گوشت، دال اور ترکاری عام غذا ہے۔ کچی سبزیاں مثلاً ٹماٹر، مولی، گاجر کھیرا اور ککڑی بھی پسند کی جاتی ہیں۔ سبزیاں کھانے سے جسم میں طاقت آتی ہے۔

بچوں کو کھلے میدان میں کھیلے جانے والے کھیل پسند ہیں۔ مثلاً گلی ڈنڈا، کبڈی اور کُشتی۔ شہروں میں بچے ہاکی اور کرکٹ بھی شوق سے کھیلتے ہیں۔

تعلیم عام ہونے کی بدولت بہت سے بچے سکول جاتے ہیں۔ بچے سکاؤٹنگ اور گرل گائیڈنگ میں بھی خوشی سے حصہ لیتے ہیں۔

مردم شماری

محکمۂ مردم شماری ہر دس سال کے بعد، آبادی کے بڑھنے یا گھٹنے کا حساب لگاتا ہے۔ اس محکمے کے آدمی گھر گھر جا کر ایک فارم پُر کرواتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس گھر میں کتنے لوگ رہتے ہیں۔ یہ بھی حساب لگایا جاتا ہے کہ ان میں بچے کتنے ہیں، جوان کتنے ہیں اور بوڑھے کتنے۔ یہ بھی معلوم کرتے ہیں کہ کتنے پڑھے ہوئے ہیں اور کتنے اَن پڑھ۔ جب یہ فارم جمع ہو جاتے ہیں تو ان میں درج کی ہوئی تعداد کو گن لیا جاتا ہے کہ ایک شہر کی آبادی کتنی ہے۔ اسی طرح پورے ملک کی آبادی کا پتا لگایا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب کی آبادی قریباً 6 لاکھ 51 ہزار ہے۔

جب آبادی بڑھتی ہے تو کھانے پینے اور استعمال کرنے کی چیزوں کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہر ایک آدمی کو کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا مل سکے اور اسی طرح اس کی دیگر ضروریات بھی پوری ہو سکیں۔ ان ضروریات میں سکول، کالج، ہسپتال اور مکانات بھی شامل ہیں۔

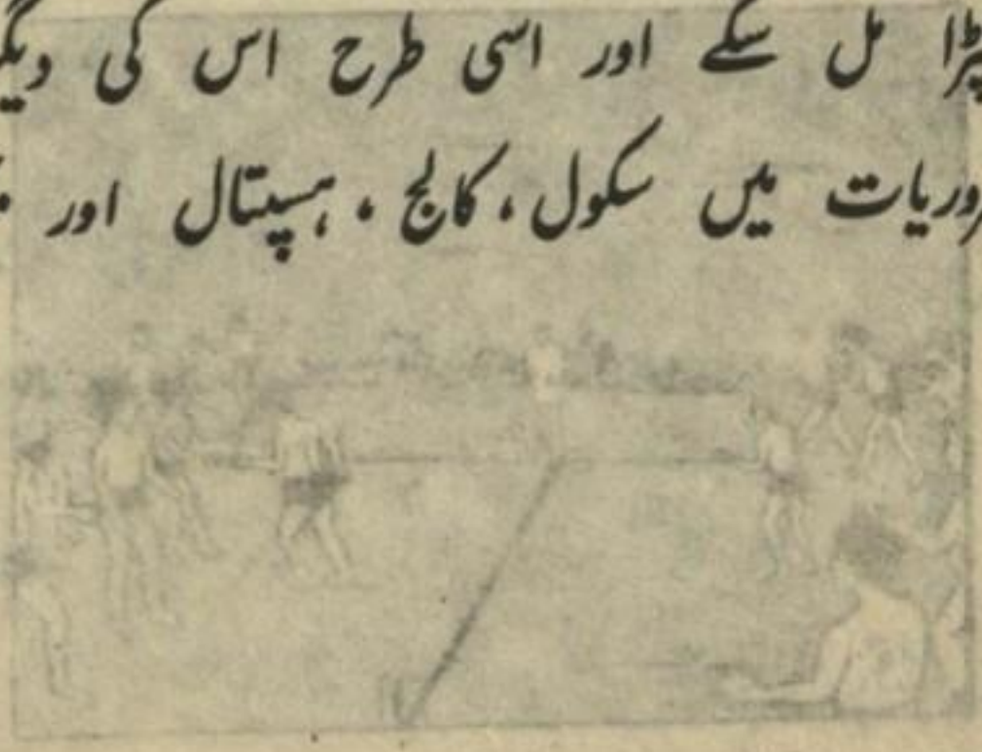

پیشے

آپ صبح صاف کپڑے پہن کر سکول جانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ ناشتہ کرتے ہیں۔ پیدل، سائیکل پر یا بس میں سکول جاتے ہیں۔ سکول میں آپ کو کتابوں، کاپیوں اور پنسلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ان ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے روپے کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے آپ کے ابّا اور امّی یا بہن بھائی کام کرتے ہیں۔ بعض کے دفتروں میں، بعض کے کارخانوں میں۔

آپ دوسری جماعت میں پڑھ چکے ہیں کہ موچی جوتا بناتا ہے، حجام بال ٹھیک کرتا ہے، درزی کپڑے سیتا ہے، ترکھان اور مستری مکان بناتے ہیں۔ کئی لوگ اپنے گھروں میں ہی کھجور کے پتّوں سے ٹوکریاں بناتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی لوگ کئی کام کرتے ہیں۔

بعض کے والد کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ہم سب کے لیے اناج اگاتے ہیں۔ بعض لوگ جانور پالتے ہیں تاکہ ہمیں گوشت، اُون اور دودھ مل سکے۔ ان کاموں کو پیشے کہتے ہیں۔ آئیے دیکھیں کہ ہمارے ضلعے کے خاص خاص پیشے کیا ہیں۔

کھیتی باڑی

رخشندہ تیسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ وہ اپنی نانی اماں کے پاس شہر میں رہتی ہے۔ اس کے والد گاؤں میں رہتے ہیں۔ اُن کے

پاس کچھ زمین ہے، جس میں وہ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ رخشندہ سردیوں کی چھٹیوں میں گاؤں آئی تو اُسے ہرے بھرے کھیت بہت اچھے لگے۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کے والد اور بھائی بہت محنت کرتے ہیں۔ صبح سویرے ہل جوتتے ہیں اور کئی گھنٹے ہل چلاتے رہتے ہیں۔ تھوڑی سی زمین میں سے بہت سارے گیہوں اور دالیں اُگا لیتے ہیں۔ سبزیاں بھی اُگاتے ہیں۔ اس کے بھائی صبح سویرے مُولی، گاجر، شلجم اور گوبھی ریڑھے پر لاد کر منڈی لے جاتے ہیں۔ منڈی میں سبزیاں دکاندار خرید لیتے ہیں۔

کھیتوں میں سب مل کر کام کرتے ہیں۔ کوئی کھیتوں میں گوڈی کرتا ہے، کوئی کھیتوں کو پانی دیتا ہے، کوئی جانوروں کے لیے چارا کاٹتا ہے۔

رخشندہ کے گھر میں دو بھینسیں ہیں۔ دونوں بہت سا دودھ دیتی ہیں۔ امّی دیگچہ بھر کر دودھ ابالتی ہیں۔ ذرا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو ایک ایک گلاس سب کو پینے کے لیے دیتی ہیں۔ رخشندہ خوش ہو کر دودھ پیتی ہے۔ اُسے سکول میں بتایا گیا ہے کہ دودھ پینے سے صحت اچھی ہوتی ہے۔

رخشندہ کے ہاں بھیڑیں بھی ہیں۔ بھیڑیں دن بھر گھاس چرتی ہیں اور بچّے اُن کے پیچھے پیچھے بھاگتے ہیں۔ رخشندہ بھی اُن سے خوب کھیلتی ہے۔

بھیڑوں کی دیکھ بھال کرنے والے آدمی نے بتایا کہ جب بھیڑوں کے جسموں

پر اُون گھنی ہو جاتی ہے تو اُون کو بھیڑوں کے جسموں سے کاٹ کر بیچ دیا جاتا ہے۔ کارخانوں میں اُون سے گرم کپڑا بنتا ہے۔

دفتری ملازمت

قاسم کے بھائی دفتر میں کام کرتے ہیں۔ اُن کا دفتر 'بینک' کہلاتا ہے۔ صبح سویرے جاتے ہیں اور شام کو دیر سے واپس آتے ہیں۔ امّی کہتی ہیں کہ بینک میں بہت کام ہوتا ہے۔

ہر روز بینک میں بہت سے لوگ آتے ہیں۔ کوئی روپیہ نکلواتا ہے۔ کوئی روپے جمع کرواتا ہے۔

قاسم کے بھائی کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ کام کرتے ہیں۔ کوئی لوگوں کو پیسے ادا کرتا ہے، کوئی پیسے وصول کرتا ہے اور اس لین دین کا حساب ایک رجسٹر میں درج کرتا ہے۔

بینک کے بڑے دروازے میں ایک بندوق والا چوکیدار بیٹھا رہتا ہے۔ وہ بینک کی حفاظت کرتا ہے۔

بینک کے مینیجر سب کام کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ وہ قاسم کے بھائی کو خط لکھوا دیتے ہیں۔ یہ خط دُور دُور تک دفتروں میں جاتے ہیں، اس لیے قاسم کے بھائی ان خطوں کو بہت احتیاط سے ٹائپ کرتے ہیں، دفتر کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک دفتر میں علیٰحدہ علیٰحدہ قسم کے کام ہوتے ہیں۔

227 68

دکانداری

آج عُثمان بہت خوش ہے۔ وہ اپنی اَمّی اور اَبّا کے ساتھ بازار آیا ہے۔ وہ سب عید کے لیے نئے کپڑے اور جوتے خریدیں گے۔ بازار میں بہت سی دکانیں ہیں۔ لوگ بھی بہت ہیں۔ عثمان کو مٹھائی اور پھل کی دوکانیں بہت اچھی لگیں۔ اس کا جی چاہا کہ اِنھیں دیکھتا ہی رہے۔ پاس ہی ایک غباروں والا ہے۔ اس کے رنگ برنگ غبارے چھت سے بھی اُونچے ہیں۔ ابھی عثمان یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ امّی انگلی پکڑ کر اُسے کپڑوں کی ایک دکان پر لے گئیں۔ دکاندار نے اس کو بہت سے رنگوں کے کپڑے دکھائے تو عثمان نے اپنے لیے گلابی رنگ کا کپڑا پسند کیا۔ انھوں نے ساتھ والی دکان سے براؤن جوتے بھی خریدے۔ عثمان کے والد عثمان کو ایک پھل کی دکان پر بھی لے گئے۔ وہاں سے انھوں نے مالٹے خریدے عثمان کے والد نے اسے مٹھائی کا ایک ڈبّا بھی لے دیا۔ عثمان نے سوچا کہ وہ ڈبّے کو افطار کے وقت کھولے گا، تب اَمّی اور ابّا بھی کھا سکیں گے۔ بازار سے نکلتے وقت عثمان نے کہانیوں کی ایک کتاب بھی خریدی۔

کارخانے کی مزدوری

اسلم کے ابّا ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ اس کارخانے میں اُونی کپڑا بنتا ہے۔ یہاں پر عُمدہ قسم کے کمبل بھی بنائے جاتے ہیں۔ اس کارخانے میں بڑی بڑی مشینیں لگی ہوئی ہیں۔ یہ بہت بڑا کارخانہ ہے۔ اس میں بہت سے لوگ کام کرتے ہیں۔

کام صبح آٹھ بجے سے پانچ بجے شام تک ہوتا ہے۔ دوپہر بارہ بجے کھانے کی چھٹی ہوتی ہے۔ کھانے کی چھٹی کے بعد کام پھر شروع ہو جاتا ہے۔ ہر پندرہ دن کے بعد کام کرنے والوں کو اُجرت ملتی ہے۔

سب کاریگر اپنا اپنا کھانا لے کر ایک بڑے کمرے میں بیٹھ جاتے ہیں اور اطمینان سے کھانا کھاتے ہیں۔ کھانے کی چھٹی کے بعد کام پھر شروع ہو جاتا ہے۔

ہر پندرہ دن کے بعد کام کرنے والوں کو اُجرت ملتی ہے۔ وہاں ایک دکان بھی ہے جہاں سے سَستی چیزیں ملتی ہیں۔ کبھی کبھی اسلم کے ابا بھی وہاں سے چیزیں خرید کر لاتے ہیں۔

وہاں کام کرنے والوں کے لیے ایک ہسپتال بھی ہے۔ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو اُسے وہاں سے دوا مفت دی جاتی ہے۔

آب پاشی

اوہو! یہ دیکھیں کھال کا کنارہ کس نے توڑ دیا اور پانی بہہ کر سڑک پر چلا گیا۔ آئیے اِسے جلدی جلدی بند کریں، ورنہ سوراخ بہت بڑا ہو جائے گا اور کھال کا سارا پانی کھیتوں میں جانے کی بجائے سڑک پر چلا جائے گا۔

پانی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔ اس کے بغیر کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر ہماری زمین پر پانی نہ ہوتا تو یہ بھی چاند کی سطح کی طرح بنجر اور ویران ہوتی۔

لو! کھال کا سوراخ بند ہو گیا۔ اب پانی سیدھا کھیت میں جا رہا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام کھیت پانی سے بھر گیا۔ اب دوسرے کھیت کی باری ہے۔

ہمیں پانی کا ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہونے دینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبیؐ کا فرمان ہے کہ وضو کے لیے بھی اتنا ہی پانی استعمال کرو، جتنے پانی کی ضرورت ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی کی نعمت دو طرح سے عطا کی ہے۔ ایک تو بارش کے ذریعے اور دوسرے ان ذخیروں سے جو زمین کے اندر موجود ہیں۔ ہمارے ضلعے میں بارش کم ہوتی ہے۔ دریاؤں کا پانی ہر جگہ میسر نہیں آتا، اس لیے کنوئیں کھود کر بھی سطح زمین کے نیچے سے پانی حاصل کیا جاتا ہے۔

پس جس طریقے سے بھی ہم اپنی فصلوں کو پانی مہیا کرتے ہیں، اسے "آب پاشی"

کہتے ہیں۔

1۔ **نہریں**: ضلع خوشاب میں بارش کم ہوتی ہے اس لیے نہروں کے نکلنے سے پہلے یہاں ہر طرف ریت ہی ریت نظر آتی تھی لیکن نہروں کی بدولت اب ضلع کا بہت سا حصّہ سر سبز و شاداب نظر آتا ہے۔ یہ نہریں دریائے سندھ سے نکالی گئی ہیں۔آب پاشی کا محکمہ نہروں کے پانی کا بندوبست کرتا ہے۔ یہ محکمہ کھیتوں کو پانی دینے کے لیے باریاں مقرر کرتا ہے۔ کسان اپنی اپنی باری کے مطابق کھیتوں کو پانی دیتے ہیں۔

کالا باغ (ضلع میانوالی) کے قریب دریائے سندھ پر بند باندھا گیا ہے۔اس بند کا نام ہمارے پیارے قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے نام پر "جناح بیراج" رکھا گیا ہے۔ اس مقام سے ایک بہت بڑی نہر نکالی گئی ہے،اسے "نہر تھل" کہتے ہیں۔اس نہر کی ایک شاخ کا نام "نہر مہاجر" ہے۔ نہر مہاجر اور اس سے نکلنے والی چھوٹی شاخوں کے ذریعے ہمارے ضلع کا میدانی علاقہ اور تھل کا علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ان شاخوں کے نام ہیں شاخ ہڈالی ،شاخ نور پور اور شاخ آدھی کوٹ ہیں۔اب پانی کی بدولت تھل کا کافی علاقہ سر سبز و شاداب ہو گیا ہے۔

2۔ **کنویں**: جہاں نہروں کے ذریعے پانی نہیں پہنچ سکتا یا ضرورت سے کم پانی ملتا ہے مگر وہاں کی مٹی نرم ہے اور پانی بھی اتنا گہرا نہیں، وہاں کنویں کھودے گئے ہیں۔انھیں رہٹ کہتے ہیں۔

ہمارے ضلعے کے کدھی کے علاقے میں ایسے رہٹ نظر آتے ہیں۔ان رہٹوں

کو بیل ، بھینسے اور اونٹ کھینچتے ہیں۔ان رہٹوں سے بہت بڑا رقبہ تو سیراب نہیں کیا جا سکتا البتہ چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں فصلوں اور سبزیوں کی کاشت کو بہت مدد ملتی ہے ۔

3۔ٹیوب ویل ؛ ہمارے ضلع میں اب ایسی فصلیں بھی کاشت ہونے لگی ہیں جنھیں پانی کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے مثلاً گنا اور چاول۔ ان علاقوں میں جہاں پانی بہت زیادہ گہرا ہوتا ہے ، اب تیل یا بجلی سے چلنے والے انجنوں کے ذریعے زمین کی تہہ سے پانی نکالا جاتا ہے۔ان نلوں کو "ٹیوب ویل" کہتے ہیں ۔ ان کے لگانے پر زیادہ خرچ آتا ہے،اس لیے حکومت ان کے لگانے کے لیے کسانوں کی مدد کرتی ہے۔ٹیوب ویل سے بڑے سے بڑے کھیت کم وقت میں سیراب ہو سکتے ہیں۔

جنگلات اور چراگاہیں

پانی کی طرح درخت بھی خدا کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ درختوں کے بڑے فائدے ہوتے ہیں۔ یہ زمین کو خوب صورت بناتے ہیں ہمیں ہر وقت کسی نہ کسی صورت میں لکڑی کی ضرورت رہتی ہے۔

ضلع خوشاب کے تھل کے علاقے میں آج سے کوئی تیس سال پہلے ریت ہی ریت نظر آتی تھی لیکن اب دریائے سندھ پر بند باندھ کر نہریں نکالی گئی ہیں۔ جہاں پانی پہنچتا ہے، وہاں کھیتی باڑی ہونے لگی ہے۔

جنگلات کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اور درختوں کی حفاظت کے لیے حکومت نے ایک محکمہ قائم کیا ہوا ہے۔ اِسے جنگلات کا محکمہ کہتے ہیں۔ یہ محکمہ نہ صرف نئے درخت لگاتا ہے بلکہ پہلے سے لگائے ہوئے درختوں کی حفاظت کرتا ہے۔

محکمۂ جنگلات نے نہروں، کھالوں، سڑکوں اور ریلوے لائن کے ساتھ درختوں کی قطاریں لگا دی ہیں۔ آندھیوں کو روکنے کے لیے عام درختوں کے علاوہ پھوگ نمڑے، ہرنولی اور سڑکوں کی باڑیں بھی اگائی گئی ہیں۔ کھیتوں کے کناروں پر جنتر کی باڑیں لگائی گئی ہیں۔ اس طرح آندھیوں پر قابو پا لیا گیا ہے اور اب ان درختوں کی بدولت تھل کا علاقہ آباد ہو گیا ہے۔

خوشاب اور جوہر آباد کے درمیان سڑک کے دائیں طرف درختوں کا ایک

بہت بڑا ذخیرہ ہے جس کا نام "عصمت پارک" ہے۔اس ذخیرہ میں شیشم، سرکوکول
کیکر، فراش اور شہتوت کے درخت عام تھے، لیکن سیم و تھور کے اثر سے اصل
میں بعض درخت خشک ہو گئے۔اب محکمۂ جنگلات نے اس جگہ پاپلر اور سفید
کے نئے درخت لگائے ہیں۔عصمت پارک کے علاوہ اور بھی بہت سے پارک
بنائے گئے ہیں۔قریباً ہر دو چکوں کے درمیان ایک جنگل ہے جس سے وہاں کے
کے رہنے والے جلانے کی لکڑی حاصل کرتے ہیں۔کیکر اور شیشم سے گھریلو
استعمال کا سامان بناتے ہیں۔شہتوت کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالتے ہیں۔

شجر کاری کے ہفتے

درختوں کے بہت سے فائدے ہیں۔اسی لیے محکمۂ جنگلات ہر سال فروری اور اگست کے مہینوں میں ایک ایک ہفتے کے لیے درخت لگانے کی مہم چلاتا ہے۔اسے ہفتہ شجر کاری کہتے ہیں۔

نئے درخت لگانے کے لیے موسم برسات میں اگست کا مہینا اور موسم بہار میں فروری کا مہینا بہت اچھا ہے۔ان مہینوں میں محکمۂ جنگلات ہزاروں کی تعداد میں ننھے پودے اور قلمیں لگاتا ہے۔جو لوگ خود درخت لگانا چاہیں، انھیں سستے داموں پودے مل جاتے ہیں۔محکمۂ جنگلات نے اس کام کے لیے سڑکوں کے کنارے جا بجا "نرسریاں" بنا رکھی ہیں۔جب شجر کاری کا ہفتہ شروع ہوتا ہے تو ان نرسریوں سے لوگ پودے سستے داموں خرید کر اپنے گھروں اور کھیتوں میں لگاتے ہیں۔

ہر سال موسم بہار اور موسم برسات میں سکولوں گھروں، باغیچوں، کھیتوں اور

سرکوں کے کنارے ہزاروں درخت لگائے جاتے ہیں۔

پھل دار درخت

نہری علاقوں میں اب کئی باغ بھی لگائے گئے ہیں۔ ان باغوں میں مالٹے، کینو اور سنگترے کے درخت عام ہیں۔ ہر آباد سے آگے "سلطانہ باغ" اور "فریدہ باغ" مشہور ہیں۔ سون اور سکیسر کے پہاڑی علاقوں میں بھی باغات لگائے گئے ہیں۔ وہاں کینو کے علاوہ لوکاٹ اور خوبانی کے باغات بھی ہیں۔

چراگاہیں

ضلع خوشاب کا شمالی علاقہ پہاڑی ہے۔ وہاں نہروں کا پانی نہیں پہنچ سکتا، زمین بھی ہموار نہیں۔ وہاں گھاس اُگتی ہے جس پر بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ پیل اور پدھراڑ کے پہاڑی علاقے میں پہاڑی کیکر، جھاڑان، آک بھوگ، بھی رسانا کی بوٹیاں ملتی ہیں۔ یہ جھاڑیاں اونٹ اور بکریوں کی خوراک بن جاتی ہیں۔ نہری علاقوں میں بھی کچھ علاقہ چراگاہوں کے لیے موجود ہے۔ تھل کے بارانی علاقے میں قریباً ہر گاؤں کے ساتھ سرکاری "رکھیں" ہیں جہاں بھیڑ بکریاں اور اونٹ چرتے ہیں۔

ہماری فصلیں

ہمارے ضلعے کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کھیتی باڑی کرتی ہے۔ ہمارے کسان اچھی فصلیں اُگا کر ملک کی بہترین خدمت کر رہے ہیں۔ سال بھر میں دو قسم کی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ موسم گرما میں کاشت کی جانے والی فصلوں کو فصل خریف اور موسم سرما میں کاشت کی جانے والی فصلوں کو فصل ربیع کہتے ہیں۔ ہمارے ضلعے کی اہم فصلیں گندم، کپاس، چنے اور گنا ہیں۔

گندم نومبر کے مہینے میں موسم بڑا پیارا ہوتا ہے۔ نہ دن کے وقت زیادہ گرمی ہے، نہ رات کو زیادہ سردی۔ کسان ان دنوں بہت مصروف ہوتا ہے۔ صبح سے شام تک اپنے کھیتوں میں ہل چلاتا ہے۔ ہل چلا کر سہاگہ پھیر دیتا ہے اور پھر گندم کا بیج بو دیتا ہے۔ گندم کے بونے کا یہی تو وقت ہے۔ کسان وقت پر بیج ڈالے گا تو فصل اچھی ہو گی۔ حکومت بھی اس کی مدد کرتی ہے۔ اِسے اچھے اچھے بیج دیتی ہے تاکہ فصل اچھی ہو اور ہم سب اپنے پیارے وطن کی گندم کھائیں۔

مارچ کے آخر اور اپریل کے شروع میں کسان اپنی لہلہاتی فصلوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور اس انتظار میں رہتا ہے کہ سٹے پیلے پڑیں اور وہ کاٹنا شروع کر دے۔ اپریل کے مہینے میں فصل پک جاتی ہے تو کسان پکے ہوئے پودے درانتی سے کاٹتا ہے اور گٹھے بنا کر رکھتا جاتا ہے۔ ان گٹھوں کا ڈھیر

ایک جگہ لگا دیتا ہے تاکہ کٹائی سے فارغ ہو کر گاہ سکے۔ دانے الگ کرے اور بھُس الگ۔ بھُس بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ کسان سارا سال اپنے ڈھور ڈنگروں کو کھلاتا ہے اور اگر ضرورت سے زیادہ ہو تو بیچ بھی دیتا ہے۔ بھُوسے سے گتّا بھی بنایا جاتا ہے۔

گندم کی فصل ہمارے ضلع کی اہم پیداوار ہے۔ نہری اور بارانی دونوں علاقوں میں اس کی فصل اچھی ہوتی ہے۔

چنا چنا ہمارے ضلع کے تھل کے علاقے کی اہم فصل ہے۔ جہاں نہری پانی نہیں پہنچتا، وہاں اس کی کاشت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ چنے کی کاشت کے لیے زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

چنے کی فصل کے لیے کسان کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی، اس لیے ان دنوں میں وہ اور کاموں کی طرف بھی توجہ دے سکتا ہے۔

چنے کے نرم نرم پتے بڑے مزے دار ہوتے ہیں۔ بچے انھیں شوق سے کھاتے ہیں۔ جب پودے میں دانے لگنے لگتے ہیں تو اُن کے سبز دانوں کی کھچڑی پکائی جاتی ہے جو بہت لذیذ ہوتی ہے۔ سبز دانوں کی دال بھی پکائی جاتی ہے۔ چنے کی مسّی روٹی اور بھنے ہوئے دانے بہت لذیذ ہوتے ہیں۔

گنا گنا قریباً سارے سال کی فصل ہے۔ اس کی کاشت عام طور پر فروری کے مہینے میں ہوتی ہے۔ کسان اس فصل کے کھیت کی بہت دیکھ بھال کرتا ہے۔ اس فصل کو پانی کی بہت ضرورت ہوتی ہے، اس لیے یہ فصل ہمارے ضلع کے نہری علاقے میں بوئی جاتی ہے۔ گوڈی کرنے اور کھاد ڈالنے سے اس کی فصل اچھی

327 68

ہوتی ہے۔ نومبر کے مہینے میں گنا پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ گنے سے گڑ اور شکر بنائی جاتی ہے۔ جوہر آباد میں کھانڈ بنانے کا کارخانہ ہے، جہاں مشینوں کے ذریعے اس سے رس نکال کر سفید کھانڈ بنائی جاتی ہے۔

کپاس

گندم کی فصل کٹ چکتی ہے تو کسان انھیں کھیتوں میں کپاس کی کاشت کے لیے ہل چلاتا ہے، زمین ہموار کرتا ہے تاکہ ایک جیسا پانی لگ سکے۔ اس فصل کے لیے "میرا" زمین فائدہ مند ہوتی ہے۔ عام طور پر مئی کے مہینے میں اس کی بوائی ہوتی ہے۔ کپاس ہمارے کسانوں کی بہت آمدنی والی فصل ہے، اس لیے وہ اس پر بہت محنت کرتے ہیں۔ دو تین دفعہ گوڈی کرتے ہیں۔ کیڑے مار دواؤں کا چھڑکاؤ کرتے ہیں۔ جب سرخ و سفید پھول لگتے ہیں تو کھیت بہت خوب صورت لگتا ہے۔ کسان خوش ہوتا ہے اور خدا کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس کی محنت ٹھکانے لگنے والی ہے۔

اکتوبر کے مہینے میں کپاس کی ڈوڈیاں کھلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر ہفتے میں ایک دن گاؤں کی عورتیں مل کر کپاس چنتی ہیں اور کسان کے آگے چنی ہوئی کپاس کا ڈھیر لگا دیتی ہیں۔ کسان انھیں چنائی کا حصہ دیتا ہے تو وہ خوشی خوشی اپنی گٹھڑیاں اٹھائے گھروں کو چل دیتی ہیں۔ کپاس بیلنے کے لیے کارخانوں میں بھیجی جاتی ہے جہاں بنولے الگ کر لیے جاتے ہیں اور روئی کی گانٹھیں بنا لی جاتی ہیں۔ بنولوں سے تیل نکالا جاتا ہے۔ بنولے کے تیل سے بناسپتی گھی بنایا جاتا ہے۔ بنولوں کو کھا کر گائیں اور بھینسیں زیادہ دودھ دیتی ہیں جس پر زیادہ مکھن آتا ہے۔

سبز چارے

ہمارے ضلعے میں بہت سے مویشی پالے جاتے ہیں۔ان کے کھانے کے لیے چارا بھی کاشت کیا جاتا ہے ۔مکئی ، جوار اور باجرا کو بھی چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ان کے علاوہ برسیم ، شٹالا اور لوسرن بھی چارے کے اہم پودے ہیں ۔

سبزیاں

ہماری صحت کے لیے پھل اور سبزیوں کا استعمال ضروری ہے ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھروں کے صحنوں اور قریب کے کھیتوں میں سبزیاں خود کاشت کریں اور ہمیشہ تازہ سبزیاں کھائیں ۔

ٹماٹر، مولی ، گاجر ، گوبھی ، پالک ، شلجم ، کدو ، توری ، بھنڈی ، ٹنڈے اور کریلے ہمارے ضلعے کی مشہور سبزیاں ہیں ۔ وادیٔ سون میں عام موسم سے پہلے گوبھی کاشت کی جاتی ہے اور سُرخ مرچیں بھی اس علاقہ میں بہت ہوتی ہیں ۔کوہ نمک کے دامنی علاقوں میں جہاں پانی کے چشمے ہیں ، ٹماٹر کی فصل کاشت ہوتی ہے ۔

347/08

جانور

جانور اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے پیدا کیے ہیں۔ ہماری روز مرہ زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے میں یہ اہم مقام رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر گائے اور بھینس سے ہم دودھ اور گوشت حاصل کرتے ہیں۔ بعض جانور مثلاً گھوڑے اور اونٹ سواری اور سامان اٹھانے کے کام بھی آتے ہیں۔ بیلوں کی مدد سے کسان ہل اور رہٹ بھی چلاتا ہے۔ گوشت اور اُون کے لیے بھیڑ اور بکریاں پالی جاتی ہیں۔

دھنی نسل کے بیل

کسان بیلوں کے ذریعے ہل چلاتا ہے اور اُن کو رہٹ پر بھی جوتتا ہے تاکہ فصلوں کے لیے پانی حاصل کر سکے۔ ہمارے ضلعے میں دھنی نسل کے بیل بہت مشہور ہیں جن کی جلد پر سیاہ دھبے ہوتے ہیں۔ اس نسل کے بیل کا جسم لمبا اور کمر سیدھی ہوتی ہے۔ سر درمیانہ، سینگ چھوٹے اور کوہان بھی چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کا وزن اتنا زیادہ نہیں ہوتا، البتہ بہت چست اور چالاک ہوتا ہے۔ اس نسل کے بیل خشک چارا بھی شوق سے کھاتے ہیں اور چر کر بھی اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں ہل چلانے کے لیے بہت مفید ہوتے ہیں۔

گائے

دھنی نسل کی گائے دودھ کم دیتی ہے، لیکن اگر اُسے سبز چارا عام ملتا رہے تو زیادہ دودھ دینے لگتی ہے۔ ہمارے ضلع کے جن علاقوں میں نہری پانی عام ملتا ہے، اُن میں چارے کی کمی نہیں رہی۔ وہاں ساہی وال

نسل کی گائیں اور بیل بھی ملتے ہیں۔ ساہیوال نسل کی گائیں زیادہ دودھ دیتی ہیں۔ بارانی علاقوں میں دیسی نسل کی گائے پالی جاتی ہے۔ یہ چر کر بھی گذارا کر لیتی ہے۔ گائے کا دودھ صحت کے لیے بہت مفید ہے۔

بھینس ہمارے ضلعے میں عام طور پر نیلی راوی نسل کی بھینس پالی جاتی ہے۔ یہ نسل خوب صورت اور اصیل ہے۔ گھر میں بھی آسانی سے پالی جا سکتی ہے۔ اس نسل کی بھینس خوب دودھ دیتی ہے۔ بھینس کا دودھ گائے کے دودھ سے گاڑھا ہوتا ہے۔ اسے بلونے سے مکھن اور گھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

گھوڑا گھوڑا بہت ہمت والا، مفید اور سمجھ دار جانور ہے۔ اسے سواری، تانگے اور دوڑ کے لیے سدھایا جاتا ہے۔ ہمارے ضلع میں بلوچی نسل کے گھوڑے بہت مشہور ہیں۔ ان گھوڑوں کا قد درمیانہ، سر بڑا اور کان لمبے، نوکیلے اور کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ گھوڑے بہت چُست ہوتے ہیں۔ اس لیے نیزہ بازی اور سواری کے لیے انھیں پسند کیا جاتا ہے۔ نیزہ بازی ہمارے ضلع کا علاقائی کھیل ہے۔ اس میں گھوڑے اکیلے اکیلے اور چند گھوڑے ملا کر بھی دوڑائے جاتے ہیں۔ ہمارے ضلع کے میلوں میں اس کھیل کا تماشا عام ہوتا ہے۔

دُنبے ضلع خوشاب میں دُنبے عام پالے جاتے ہیں۔ ان کا رنگ عام طور پر سفید، قد درمیانہ، سر بھُورا اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ ان کے سینگ نہیں ہوتے۔ کان چھوٹے چھوٹے اور لاٹ چربی سے بھری ہوتی ہے، لیکن چھوٹی

ہی ہوتی ہے۔ان کا گوشت نرم اور لذیذ ہوتا ہے۔ان کی اُون موٹی اور لمبے ریشے والی ہوتی ہے۔

دُم والی بھیڑیں ان بھیڑوں کو "لموچڑ" بھی کہتے ہیں۔ان کا قد بڑا، جسم وزنی، رنگ سفید، سر بھورے رنگ کا اور کان لمبے ہوتے ہیں۔اس نسل کی بھیڑ کے سینگ نہیں ہوتے۔اکثر بھیڑوں کے کانوں کے اُوپر ایک چھوٹا سا اُبھرا ہوا کان ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس بھیڑ کو "پڑکنی" بھی کہتے ہیں۔اس بھیڑ کا گوشت بڑا لذیذ ہوتا ہے۔یہ روزانہ لٹر ڈیڑھ لٹر دودھ بھی دیتی ہے۔اس کی اُون کا ریشہ موٹا ہوتا ہے اور نفیس بھی۔اس نسل کی بھیڑ کی اُون سے سویٹر، لویاں اور گرم کپڑے بنائے جاتے ہیں۔

اُونٹ ہمارے ضلعے میں جو اونٹ پائے جاتے ہیں انھیں "تھلی اونٹ" کہتے ہیں یہ گرم خشک علاقوں کا جانور ہے، جو کئی دنوں تک بغیر پانی پیئے سفر کر سکتا ہے۔تھل کے ریتلے علاقے میں اسے چلنا مشکل نہیں ہوتا کیوں کہ اس کے پاؤں کے تلوے چوڑے ہوتے ہیں جو ریت میں نہیں دھنستے۔اس لیے اُونٹ کو "صحرا کا جہاز" بھی کہتے ہیں۔اُونٹ ہمارے ضلعے میں سامان اٹھانے کے کام آتا ہے۔کسان اسے رہٹ پر بھی جوتتے ہیں۔اُونٹ درختوں کے پتے، گھاس اور کانٹے دار جھاڑیوں کے پتے کھا کر گزارا کر لیتا ہے۔

بکریاں بکری بڑا شریر جانور ہے۔ہر طرف مُنہ مارتی پھرتی ہے۔پودوں کی تو یہ دشمن ہے۔اس کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔دودھ بھی بھیڑ سے زیادہ دیتی ہے۔اس کے چمڑے سے جوتے بنائے جاتے ہیں۔لمبے بالوں والی بکری کے بالوں سے پٹو بنائے جاتے ہیں۔

معدنیات

زمین کی سطح کے نیچے پانی کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں پائی جاتی ہیں جو کہ انسان کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ان چیزوں کو معدنیات کہتے ہیں۔ ہمارے پیارے رہنما قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا تھا کہ ہم زمین کو کھودیں اور ان خزانوں کو تلاش کریں۔

ہمارے ضلعے میں بہت سی معدنیات ملی ہیں۔ہمارے ضلعے کے محنتی لوگ ان کو کھود کر نکالتے ہیں اور ملک کی ترقی میں حصّہ لیتے ہیں۔

کوئلہ معدنی کوئلہ لکڑی کے کوئلے کی نسبت زیادہ دیر تک جلتا رہتا ہے اور گرمی بھی بہت زیادہ دیتا ہے۔اس کوئلے سے کارخانوں کے انجن بھی چلاتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں کوئلہ پیل اور کٹھ کے مقامات سے نکالا جاتا ہے۔

نمک نمک نہ صرف کھانے کے کام آتا ہے بلکہ اس سے بہت سی دوائیاں اور کیمیائی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ ہمارے ضلعے میں نمک کی کانیں وارچھہ میں پائی جاتی ہیں۔

چُونے کا پتھر چُونے کا پتھر جلا کر مکانوں پر سفیدی کرنے کے لیے چونا تیار کیا جاتا ہے یہ ہمارے ضلعے میں جوہر آباد میں پایا جاتا ہے۔

شیشہ بنانے کی ریت شیشہ بنانے کے لیے سفید ریت ہمارے ضلعے میں ملتی ہے۔

کارخانے اور دستکاریاں

ہمارے ضلعے میں بہت سے کارخانے ہیں۔ان کارخانوں میں بہت سے لوگ کام کرتے ہیں اور ہماری سہولت کے لیے بہت سی چیزیں بناتے ہیں۔چیزیں جتنی زیادہ بنیں گی، لین دین اتنا ہی زیادہ ہو گا۔میل ملاپ بڑھے گا۔ ہماری آمدنی بڑھے گی تو ہم اچھے مکان بنائیں گے، اچھے کپڑے پہنیں گے، اچھے سکول بنائیں گے اور اچھی تعلیم حاصل کریں گے۔

آئیے! ہم اپنے ضلع کے چند مشہور کارخانوں کے بارے میں پڑھیں۔

سُوتی دھاگہ بنانے کے کارخانے

ہمارے ضلعے میں صلّی ٹیکسٹائل مِل، یونائیٹڈ کاٹن مل اور پاک کویت ٹیکسٹائل مِل کے تین مشہور کارخانے ہیں۔ان ملوں میں عمدہ دھاگہ تیار ہوتا ہے جو باہر کے ملکوں کو بھی بھیجا جاتا ہے۔

چینی بنانے کا کارخانہ

کھانڈ بنانے کی مشہور مل جوہر آباد میں ہے جس کو کوہ نور شوگر مل کہتے ہیں۔اس مِل کی بنی ہوئی چینی ملک کے دوسرے علاقوں میں بھی بھیجی جاتی ہے۔

اُونی کپڑا بنانے کا کارخانہ

اُونی کپڑے کا ایک کارخانہ قائد آباد میں ہے جہاں عمدہ کمبل بنائے جاتے ہیں۔

پٹ سن کی مصنوعات بنانے کے کارخانے

ہمارے ضلع میں پٹ سن کی مصنوعات بنانے کے دو کارخانے بنائے جا رہے ہیں جن میں بوریاں اور دھاگے تیار کیے جائیں گے۔

کپاس بیلنے کے کارخانے

ہمارے ضلع میں کپاس بیلنے کا ایک کارخانہ جوہر آباد میں قائم ہوا ہے۔

مکان کی چھتیں بنانے کے کارخانے

جوہر آباد میں اظہار لمیٹڈ کا ایک کارخانہ ہے جس میں سیمنٹ کے گارڈ، بالے اور اینٹیں بنائی جاتی ہیں۔ اب مکان کی تیار چھتیں بنانے کا ایک اور کارخانہ جوہر آباد میں قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے مکمل ہونے پر ہم سستے اور اچھے مکان بنا سکیں گے۔

دست کاریاں

آپ جانتے ہیں کہ ہم کبھی تو مصروف ہوتے ہیں اور کبھی فارغ۔ ہم سب کے پاس کچھ نہ کچھ فارغ وقت ضرور ہوتا ہے۔ اگر اس فارغ وقت میں ہم کوئی کام کرتے رہیں تو ہماری آمدنی بڑھے گی اور ہم ملک کی ترقی میں حصّہ بھی لے سکیں گے۔ یہ چھوٹے موٹے کام جو گھروں میں بیٹھ کر کیے جاتے ہیں گھریلو "دستکاری" کہلاتے ہیں۔ ان گھریلو دستکاریوں میں کچھ کاری گر تو ایسے ہوتے ہیں جو فارغ وقت میں یہ کام کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو سارا دن یہی کام کرتے رہتے ہیں۔

کھیس اور لُنگیاں

خوشاب کی لنگیاں بڑی خوب صورت ہوتی ہیں۔ ان کے کنارے رنگ دار دھاگے سے بنائے جاتے ہیں جو بڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ کھیسوں پر مختلف رنگوں میں خوبصورت بیل بوٹے بنائے جاتے ہیں

مٹی کے برتن

خوشاب میں مٹی کی صراحیاں بنتی ہیں جن میں گرمیوں کے موسم میں پانی ٹھنڈا رہتا ہے۔ گروٹ کے مٹی کے گھڑے اور مٹکے بہت اچھے ہوتے ہیں جو ہمارے ضلعے کے تھل کے علاقے میں بہت پسند کیے جاتے ہیں۔

لکڑی کا سامان

خوشاب اور جوہر آباد میں شیشم کا عمدہ فرنیچر بنتا ہے۔ لکڑی کی رنگین چارپائیاں اور چرخے جوڑہ کلاں میں بنائے جاتے ہیں۔ نور پور کی لکڑی کی کنگھیاں بہت مشہور ہیں۔

ضلع خوشاب

ریلیں ۔ سڑکیں
اور کارخانے

ضلع اٹک
ضلع چکوال
ضلع میانوالی
ضلع جہلم
ضلع بھکر
ضلع لیہ
ضلع مظفر گڑھ

تحصیل
تحصیل
تحصیل
تحصیل

بھلوتھی
کنتی چک
دلیوالی
کھبیکی
پڈھراڑ
چکوال سے
مردوال
نوشہرا
انگہ
پیل
باچے والی
بھناکا
اُچھالی
سبرال
کفرنی
سوڈھی جے والی
منگوال
کٹھہ سگرال
سکیسر
گوجرا
واہر
نوریوالا
متلوکر
وڑچھا
کنڈ
جبی
سنی کے برتن
ڈھاک
علوالہ سے
بندیال
اونی کپڑا
بوری چوسو
خالق آباد
ریشمی کپڑا
کھلڈ
سنڈوار
راجر
للہ
سرگودھا سے
قائد آباد
مٹھہ ٹوانا ریلوے سٹیشن
جوہر آباد
لیاقت آباد کو
گنجال
خوشاب
تلاگ
پنجہ شیخو
مٹھہ ٹوانا شہر
سوتی
منگوہ
اوکھی موہلا
بیلو
جوبا
26 ایم-بی
نورنگوالا
ہمو کلا
آدھی کوٹ
حاجی خانوالا
عینو
گروٹ
چنی
روڈہ
ڈنگیوالا
وٹو
حسین والا
چندہا
عینو
رتہ
چھینا
جوڑا کلاں
کاکا
جمالی
دھمک
نور پور
شاہ والا
کھائی کلاں
ٹائلہ کھاٹواں
سیدھو
جھرکل
نکرو شاہد
اورا
جبیل
کھٹاواں
جودا
بمبول
نوایسکو
کراٹیمار
کراٹیمار
دادو والا
شاہ حسین

شمال
مشرق
مغرب
جنوب

حد ضلع	
صدر مقام ضلع	
صدر مقام تحصیل	
اہم مقامات	
ریلوے لائن	
پکی سڑک	
کچی سڑک	

پیمانہ
0 10 20 30 کلومیٹر

ذرائع آمد و رفت

اگر ہم نے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہو تو ٹانگے، گڈے، سائیکل، رکشا کار، بس، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز استعمال کرتے ہیں۔ ہماری حکومت نے ہمارے ضلع خوشاب میں سفر کی سہولتیں عام کرنے کے لیے کچی، پکی سڑکیں اور ریلوے لائن بنائی ہوئی ہے، تاکہ ہم آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکیں۔ اس طرح ہمارا کافی وقت بچ جاتا ہے جو ہم دوسرے کاموں میں صرف کر سکتے ہیں۔

آئیے! ہم ان سڑکوں اور ریلوں کا حال پڑھیں۔

پکی سڑکیں

کار اور بس پکی سڑک پر چلتی ہیں۔ پکی سڑک اینٹ، پتھر اور تار کول سے بنائی جاتی ہے۔ یہ صاف اور سخت ہوتی ہے۔ اس پر تیز رفتار گاڑیاں چلتی ہیں جیسے کار، بس، ٹرک وغیرہ۔

ہمارے ضلعے کا شمالی علاقہ پہاڑی اور جنوبی علاقہ تھل کا ہے۔ ان علاقوں میں سڑکیں کم ہیں۔ ضلعے خوشاب میں اہم سڑک وہ ہے جو ضلع سرگودھا سے آتی ہے اور خوشاب، جوہر آباد، قائد آباد سے ہوتی ہوئی ضلع میانوالی میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ میدانی علاقے سے گزرتی ہے اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ چلتی گئی ہے۔

ایک سڑک خوشاب سے کٹھ سگھرال اور پیل کے راستے ضلع جہلم کی طرف

جاتی ہے۔ یہ سڑک پہاڑی علاقے سے گزرتی ہے اور راولپنڈی جانے کے لیے اسی سڑک پر سفر کیا جاتا ہے۔ خوشاب سے ایک سڑک نوشہرہ کے راستے سکیسر تک جاتی ہے۔

ایک سڑک خوشاب سے جوہر آباد، چوک گروٹ، جوڑہ اور مجوکہ سے ہوتی ہوئی جنوب میں ضلع جھنگ میں داخل ہوتی ہے۔ تھل کے علاقے میں جانے والی کئی سڑکیں ہیں، جو ضلع کے قصبوں کو آپس میں ملاتی ہیں۔ خوشاب سے نور پور جانے کے لیے بس چوک گروٹ سے "روڑہ" کی طرف مڑ جاتی ہے اور آدھی کوٹ سے گزر کر نور پور تھل پہنچتی ہے۔ خوشاب سے نور پور جانے کے لیے ایک اور سڑک بھی ہے جو مٹھ ٹوانہ سے ہو کر آدھی کوٹ پہنچتی ہے اور پھر نور پور تھل چلی جاتی ہے۔

کچّی سڑکیں

جہاں پکّی سڑک نہیں ہے، وہاں لوگ کچی سڑک پر سفر کرتے ہیں کچّی سڑک پر عام طور پر اُونٹ، گڈے وغیرہ چلتے ہیں۔ کچّی سڑکوں پر بسیں بھی چلتی ہیں۔ ایک اہم کچّی سڑک خوشاب سے دریا کے کنارے کنارے جنوب کی طرف جاتی ہے اور کدھی کے علاقے کے دیہات کو آپس میں ملاتی ہے۔

ریلوے لائن

ہمارے ضلع میں ریلوے لائنیں بہت کم ہیں۔ بڑی سڑک کے ساتھ ساتھ ایک ریلوے لائن سرگودھا سے آتی ہے جو خوشاب، جوہر آباد ہڈالی، مٹھ ٹوانہ، قائد آباد سے ہوتی ہوئی ضلع میانوالی میں داخل ہو جاتی ہے۔ ایک اور ریلوے لائن پنڈ دادن خان (ضلع جہلم) سے ڈھاک اور کھ راجڑ سے ہوتی ہوئی خوشاب پہنچتی ہے۔

ہوائی جہاز اگر جلدی سفر کرنا ہو تو ہوائی جہاز سے دِنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوتا ہے۔ جس جگہ ہوائی جہاز اُترتا ہے، اُسے "ہوائی اڈہ" کہتے ہیں۔ ہوائی اڈے بڑے شہروں میں ہوتے ہیں۔ ضلع خوشاب میں کوئی ہوائی اڈہ نہیں۔ ہمارے ضلعے کے جن لوگوں نے ہوائی جہاز سے سفر کرنا ہو وہ فیصل آباد، اسلام آباد یا لاہور کے ہوائی اڈے سے سوار ہوتے ہیں اور اپنی منزل کو چلے جاتے ہیں۔

نقشہ نقشہ میں پکّی سڑک موٹی لکیر سے ——— اس طرح دکھائی گئی ہے۔ کچّی سڑک ٹوٹی لکیر سے - - - - اس طرح دکھائی گئی ہے۔ ریلوے لائن کانٹے دار لکیر سے + + + + اس طرح دکھائی گئی ہے۔ شہروں اور قصبوں کی جگہ دائرے ○ بنے ہوئے ہیں۔ ان سب نشانات کو علامات کہتے ہیں۔

خبریں پہنچانے کے وسائل

ہمارے بہن، بھائی، ماں، باپ یا دوسرے رشتہ دار ملازمت اور کاروبار کے سلسلے میں ہم سے دُور کئی دوسرے علاقوں میں رہتے ہیں۔ اُن کی خیریت معلوم کرنے اور اپنی خیریت سے اُنھیں آگاہ کرنے کی ہمیں ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ اس سلسلے میں ہماری سہولت کے لیے حکومت نے کئی انتظام کر رکھے ہیں۔ آئیے دیکھیں کہ وہ کون کون سے ہیں۔

ڈاک ہم خط یا لفافے کے ذریعے اپنی بات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا سکتے ہیں۔ یہ کام ڈاک کا محکمہ کرتا ہے۔ ڈاک کا کام چلانے کے لیے حکومت نے جگہ جگہ ڈاک خانے کھول رکھے ہیں۔ ہم خط لکھ کر لفافے میں رکھ دیتے ہیں اور لفافے پر پتا لکھ کر اُسے سُرخ رنگ کے ایک ڈبّے میں ڈال دیتے ہیں جو حکومت نے اس مقصد کے لیے جگہ جگہ لگائے ہوئے ہیں۔ اسے "لیٹر بکس" کہتے ہیں۔ ہر روز ڈاک خانے کا آدمی اسے کھول کر خط نکال لیتا ہے۔ پھر ان لفافوں یا خطوں کو ریلوے سٹیشن پہنچا دیا جاتا ہے۔ وہاں سے انھیں ریل گاڑی کے ذریعے اُس شہر بھیج دیا

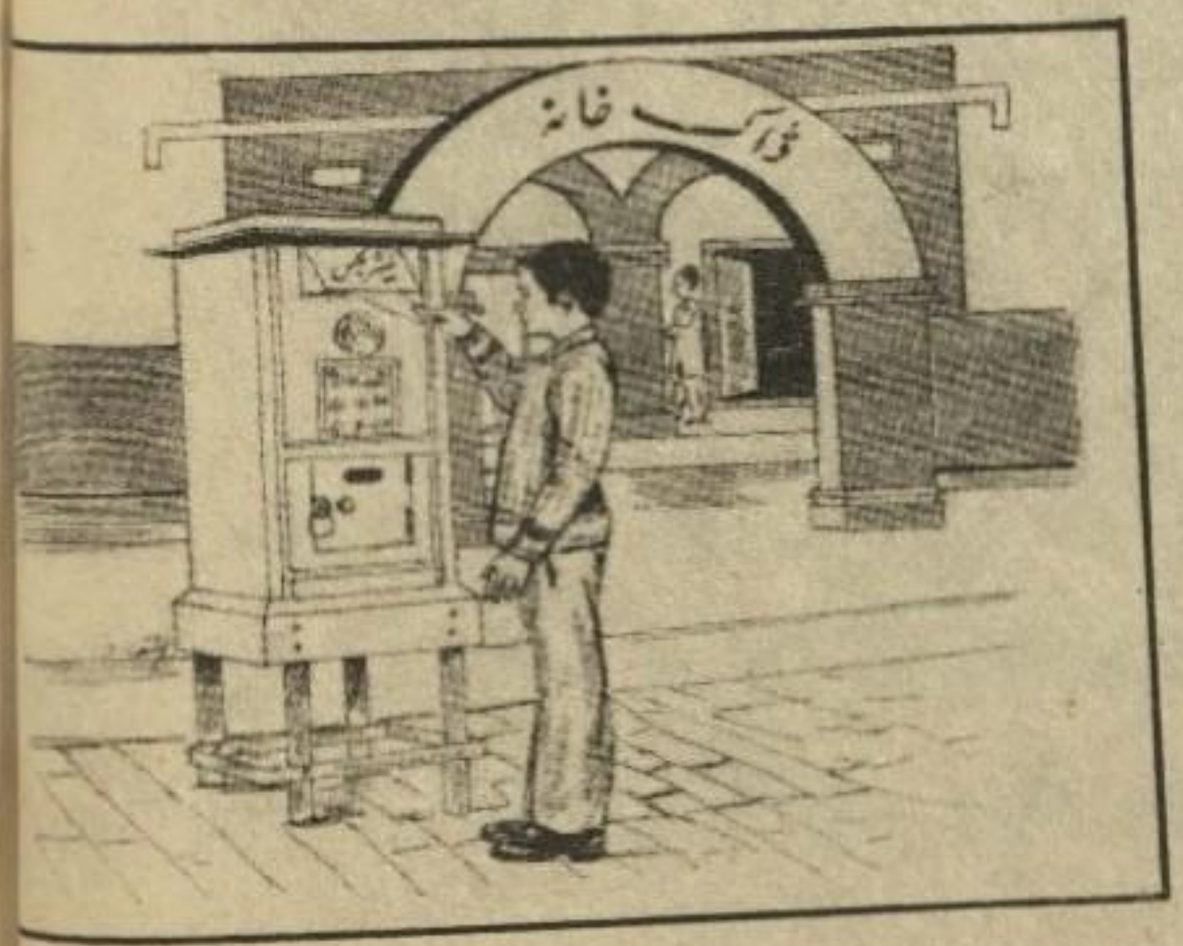

جاتا ہے، جہاں لکھنے والا بھیجنا چاہتا ہے۔ ریل گاڑی میں لال رنگ کا ڈبا، ڈاک کا ہوتا ہے۔ اس ڈبے میں موجود ڈاک خانے کے آدمی ہر سٹیشن پر وہاں کی ڈاک دے دیتے ہیں اور وہاں سے دوسری جگہوں کی ڈاک لے لیتے ہیں۔

جہاں گاڑی نہیں جاتی، وہاں ڈاک بسوں سے بھیجی جاتی ہے۔ جہاں بس بھی نہیں جاتی، وہاں آدمی ڈاک لے کر جاتا ہے جسے "ہرکارہ" کہتے ہیں۔

ڈاکیا گھر گھر جاتا ہے اور ڈاک تقسیم کرتا ہے۔ خطوں کے علاوہ ڈاک خانے سے روپے بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے جا سکتے ہیں۔ اسے "منی آرڈر" کہتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی پیکٹوں میں بند کر کے ڈاک سے بھیجی جا سکتی ہیں، ان پیکٹوں کو "پارسل" کہتے ہیں۔

تار اگر کوئی پیغام جلدی بھیجنا ہو تو تار کے ذریعے بھیجا جا سکتا ہے۔ تار گھر بھی ڈاک خانے کی طرح کا دفتر ہوتا ہے۔ تار گھر میں تار فارم پڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک فارم پر اس شخص کا پتا جس کو تار بھیجنا ہے اور اپنا نام اور پیغام لکھ کر اگر دفتر کے بابو کو دے دیں تو وہ تار کے لفظ گن کر پیسے لے لے گا اور بعد میں ایک مشین کے ذریعے پیغام اس جگہ پہنچا دے گا، جہاں ہم چاہتے ہیں۔

ٹیلی فون ٹیلی فون ایک ایسا آلہ ہے جس کی مدد سے ایک جگہ کا آدمی دوسری جگہ کے آدمی سے بات چیت کر سکتا ہے۔ ٹیلی فون کا

ایک حصّہ کان کے ساتھ لگاتے ہیں، جس میں سے دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ دوسرا حصّہ مُنہ کے قریب رکھتے ہیں، جہاں سے ہماری آواز دوسرے تک جاتی ہے۔

ریڈیو

ریڈیو ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے ہم مُلکی و غیر مُلکی خبریں اور دیگر پروگرام سن سکتے ہیں۔ جس جگہ سے یہ پروگرام نشر کیے جاتے ہیں، اسے "ریڈیو سٹیشن" کہتے ہیں۔ وہاں ایک کمرہ ہے۔ اس کمرے میں جو کچھ بولا جائے بجلی کے ذریعے ہوا میں پھیل جاتا ہے، اسے "لہر" کہتے ہیں۔ جب ہم اپنا "ریڈیو" کھولتے ہیں تو یہ "لہریں" ہمارے "ریڈیو" میں داخل ہو جاتی ہیں اور وہی آواز سنائی دینے لگتی ہے جو ریڈیو سٹیشن سے بولی جاتی ہے۔

ٹیلی ویژن

ریڈیو پر تو صرف آواز ہی سنائی دیتی ہے مگر ٹیلی ویژن ایک ایسا آلہ ہے، جس میں بولنے والے کی تصویر بھی دکھائی دیتی ہے۔ ٹیلی ویژن ایک بڑے ریڈیو کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے سامنے والے حصّے پر شیشہ لگا ہوتا ہے جسے "سکرین" کہتے ہیں۔ اس سکرین پر تصویر آتی ہے۔ ریڈیو کی طرح ٹیلی ویژن کا بھی سٹیشن ہوتا ہے۔ اس سٹیشن سے تصویر اور آواز دونوں "لہروں" کے ذریعے "ٹیلی ویژن" تک آتی ہیں۔ جب ہم اپنا ٹیلی ویژن کھولتے ہیں تو آواز سُنتے ہیں اور تصویر بھی دیکھتے ہیں۔

ضلعے کا انتظام

حکومت نے عوام کی سہولت اور بہتری کے لیے ہر ضلعے میں مختلف معاملات کی نگرانی کے لیے کئی محکمے قائم کیے ہوئے ہیں۔ یہ محکمے عوام کی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں۔ ہر محکمے کا ایک سربراہ ہوتا ہے جو اپنے محکمے کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔

ہمارے ضلعے کا صدر مقام خوشاب ہے۔ اس میں ہر ضلعی محکمے کا بڑا دفتر ہے۔ وہاں ضلعے کی کچہریاں بھی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر خوشاب کی ضلع کچہری میں اگر جائیں تو ایک دفتر پر پاکستان کا جھنڈا لہراتا نظر آتا ہے۔ یہ ڈپٹی کمشنر کا دفتر ہے۔ ڈپٹی کمشنر ضلعے کا انتظام چلاتا ہے اور ہر طرح کا امن و امان قائم رکھتا ہے۔ عام طور پر اسے "ڈی۔سی" کہتے ہیں۔

پولیس ضلعے میں امن و امان قائم کرنے کے لیے پولیس کا محکمہ ڈی۔ سی کی مدد کرتا ہے۔ پولیس لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے۔ ضلعے کی پولیس کے سب سے بڑے آفیسر کو "سپرنٹنڈنٹ پولیس" کہتے ہیں۔ عام طور پر اسے ایس۔پی بھی کہا جاتا ہے۔ ہر ضلعے میں بہت سے تھانے ہوتے ہیں۔ ہر تھانے کا ایک حلقہ ہوتا ہے۔ تھانے کے اہل کار اپنے حلقے کے اندر رہنے والے لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کے ذمے دار ہوتے ہیں۔ جب کبھی کوئی شخص کوئی

شکایت لے کر تھانے جاتا ہے تو اس کی شکایت کو ایک رجسٹر میں لکھ لیا جاتا ہے۔ اسے "رپٹ درج کرنا" کہتے ہیں۔ بعد میں اس پر مناسب اور ضروری کارروائی کی جاتی ہے۔

عدالت جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو مالی یا جسمانی نقصان پہنچاتا ہے تو اس کو پولیس والے پکڑ کر میجسٹریٹ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایسے شخص کو مُلزم کہا جاتا ہے۔ میجسٹریٹ پولیس والوں کی بات سنتا ہے، مُلزم کی بات بھی سنتا ہے اور پھر فیصلہ کرتا ہے کہ آیا اس شخص کو سزا دی جائے یا نہیں۔ میجسٹریٹ کے دفتر کو عدالت کہتے ہیں۔

ضلعے کی بڑی عدالت کو "سیشن جج" کی عدالت کہتے ہیں۔ اس عدالت میں ڈاکہ، قتل، چوری، مار پیٹ وغیرہ کے مقدمے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان مقدموں کو "فوجداری مقدمے" کہتے ہیں۔

کبھی کبھی زمین یا جائیداد کا جھگڑا بھی ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ مکان میرا ہے، دوسرا کہتا ہے کہ میرا ہے۔ اس قسم کے مقدموں کو "دیوانی مقدمے" کہتے ہیں۔ ایسے مقدموں کا فیصلہ سِول جج کرتے ہیں۔

عدالتوں میں کچھ لوگ کالا کوٹ پہنے گھومتے نظر آتے ہیں۔ یہ وکیل ہیں۔ یہ قانون کی خاص تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور اب فیصلہ کرنے میں عدالت کی مدد کرتے ہیں۔

محکمۂ تعلیم سکولوں کے انتظام کے لیے ہمارے ضلعے میں ایک ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ہوتا ہے۔ اس کو ڈی۔ای۔او بھی کہتے ہیں۔ یہ ضلعے کے پرائمری اور ہائی

سکولوں کے مسائل کے حل اور انتظامات کا ذمّہ دار ہوتا ہے۔ ڈی۔ای۔او کی مدد کے لیے اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر اپنے حلقے کے پرائمری سکولوں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔ لڑکوں کے سکولوں کے معائنے کے لیے مرد اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر اور لڑکیوں کے سکولوں کے معائنے کے لیے خواتین مقرّر ہیں۔

محکمۂ صحت

لوگوں کے علاج کے لیے حکومت نے محکمۂ صحت قائم کیا ہے۔ یہ محکمہ ہر ضلعے میں کئی ہسپتال کھولتا ہے۔ ہر ہسپتال میں ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں اور دوائی دیتے ہیں۔ اگر مریض زیادہ بیمار ہو تو اُسے ہسپتال میں داخل کر لیتے ہیں اور جب تک وہ تندرست نہ ہو جائے، وہیں زیرِ علاج رہتا ہے۔

محکمۂ صحت بیماریوں کی روک تھام کا انتظام کرتا ہے۔ اس کے لیے صفائی کرواتا ہے، دوائیں چھڑکواتا ہے اور لوگوں کو بیماری سے بچانے کے لیے ٹیکے لگاتا ہے۔ ان کاموں کا انتظام ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کرواتا ہے۔

ضلع کونسل

ضلعے کے دیہاتی علاقوں میں بسنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے ایک ضلع کونسل ہے۔ ضلع کونسل کا دفتر ضلع کے صدر مقام میں ہوتا ہے۔ ہمارے ضلعے کی ضلع کونسل کا دفتر خوشاب شہر میں ہے۔ ضلع کونسل صحت اور صفائی کا انتظام کرتی ہے۔ گاؤں کی چھوٹی چھوٹی سڑکیں بھی بنواتی ہے۔

میونسپل کمیٹی

شہروں اور قصبوں میں رہنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے میونسپل یا ٹاؤن کمیٹی ہوتی ہے۔ یہ بھی اپنے علاقے میں صحت اور صفائی کا انتظام کرتی ہے۔

ضلعے کا انتظام اچھی طرح چلانے کے لیے اُسے چھوٹے چھوٹے حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ضلع خوشاب کو دو تحصیلوں یا سب ڈویژنوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ خوشاب اور نور پور۔

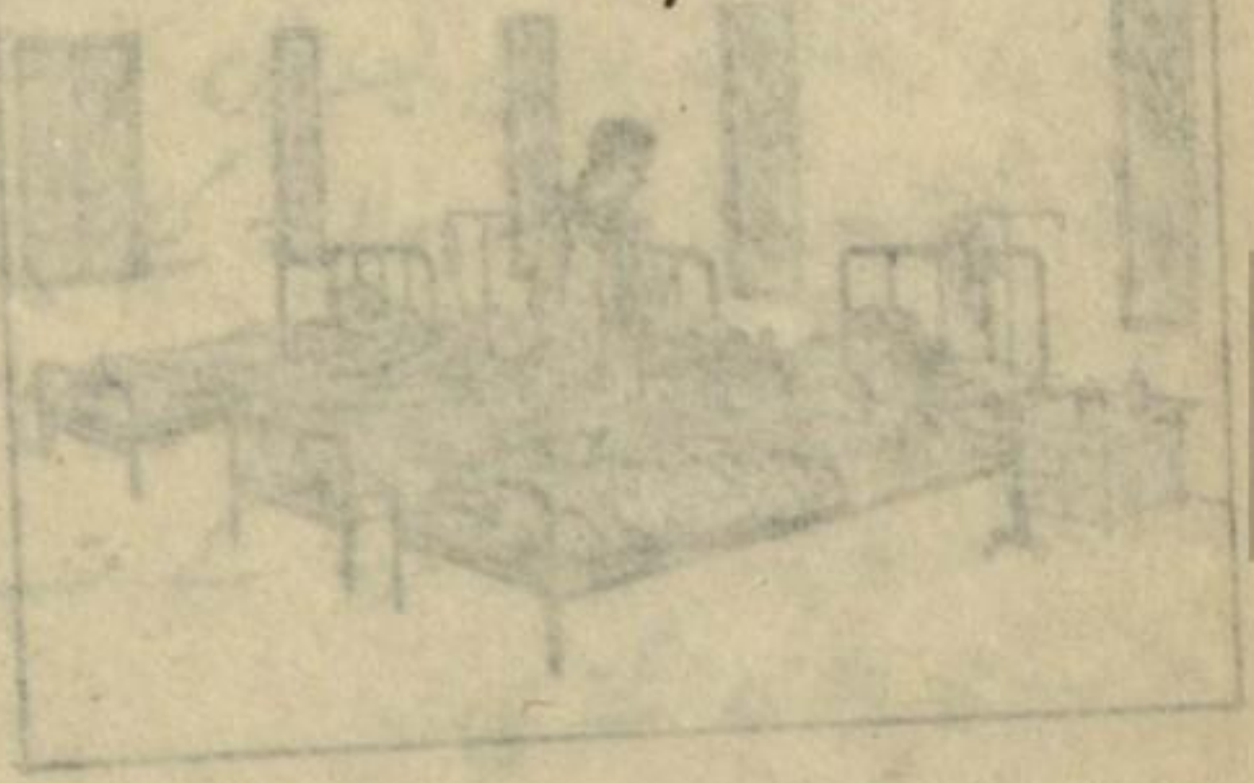

رفاہی ادارے

حکومت نے لوگوں کو سہولتیں پہنچانے کے لیے کئی ادارے کھول رکھے ہیں۔ آئیے ان میں سے کچھ کا حال پڑھیں۔

سکول

عامر تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔اس کے سکول کا نام گورنمنٹ پرائمری سکول ہے۔وہاں بچے پانچویں جماعت تک پڑھتے ہیں۔پانچویں جماعت پاس کر لینے کے بعد بچے ہائی سکول میں داخل ہو جاتے ہیں۔ عامر کے ابا جان کہتے تھے کہ جب عامر پانچویں جماعت پاس کر لے گا تو اُسے ہائی سکول میں داخل کرا دیں گے۔ عامر کی خالہ ایک قصبہ میں رہتی ہیں۔ وہاں ہائی سکول نہیں، مڈل سکول ہے۔ مڈل سکول میں بچے آٹھویں جماعت تک پڑھتے ہیں۔ جب عامر کے خالہ زاد بھائی احسن نے گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب میں داخلہ لے لیا تو وہ عامر کے گھر رہنے لگا۔ یہ اس کی خالہ کا گھر ہے۔

احسن کا سکول بہت خُوب صُورت ہے۔اس میں بہت سے کمرے اور بہت سے اُستاد ہیں۔کھیل کا ایک میدان بھی ہے۔ احسن کبھی کبھی عامر کو بھی اپنے ساتھ

سکول لے جاتا ہے، کبھی ڈرامہ دکھانے کے لیے اور کبھی میچ دکھانے کے لیے۔

ساجد، عامر کا ہم جماعت ہے اور اس کا دوست بھی۔ ساجد کی باجی گورنمنٹ ہائی سکول میں پڑھتی ہے۔ اس سکول میں چھٹی جماعت سے دسویں جماعت تک صرف لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ ساجد کی چھوٹی بہن ثمینہ جب پانچ سال کی ہو گئی تو ساجد اور اُس کے ابّا اُسے قریبی گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں داخل کروا آئے۔ وہاں ثمینہ جیسی چھوٹی لڑکیاں پانچویں جماعت تک پڑھتی ہیں۔ ثمینہ شوق سے سکول جاتی ہے۔ ضلع میں قریباً ہر محلے اور ہر قصبے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول ہیں۔

کالج

عامر کے بڑے بھائی جان نے پچھلے سال دسویں کا امتحان اوّل درجے میں پاس کر لیا تھا۔ اب وہ گورنمنٹ کالج میں پڑھتے ہیں۔ عامر ایک دن اُن کے ساتھ اُن کے کالج بھی گیا تھا۔ کالج تو ہائی سکول سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ وہاں لڑکے ایف۔ اے اور بی۔ اے کی تعلیم پاتے ہیں۔ بعض کالجوں میں ایم۔ اے کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ کالج کا انتظام پرنسپل صاحب کرتے ہیں۔

ہسپتال

عامر باقاعدگی سے سکول جاتا ہے لیکن پچھلے مہینے اس کو بخار آنے لگا، اس لیے وہ کئی دن سکول نہ جا سکا اور اُسے چھٹّی لینا پڑی۔ عامر کے ابّا جان علاج کی غرض سے اُسے ہسپتال لے گئے۔ وہاں بہت سے مریض اور ڈاکٹر تھے۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے عامر کو بھی ایک آلہ لگا کر اچھی طرح دیکھا اور پرچی پر دوا لکھ دی۔ ساتھ والے کمرے میں دوائیں تھیں۔ عامر کے ابّا جان نے پرچی وہاں جا کر دکھائی اور وہاں سے عامر کے لیے کچھ گولیاں اور پینے کی دوا مل گئی۔ عامر حیران تھا کہ کسی نے بھی اُن سے دوا کے پیسے

نہیں مانگے۔

عامر کے ابّا جان نے بتایا کہ حکومت کی طرف سے کھولے گئے ہسپتالوں میں بیماروں کا علاج مفت ہوتا ہے۔ان میں ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں اور ایکسرے لینے اور آپریشن کرنے کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ ابّا جان نے یہ بھی بتایا کہ ضلع میں کئی اور بھی ہسپتال ہیں ،جن میں مختلف بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی ایک ڈسپنسریاں بھی قائم ہیں۔ان ڈسپنسریوں میں معمولی بیماریوں کا علاج تو ہو جاتا ہے،لیکن جو لوگ زیادہ بیمار ہو جائیں ، انھیں شہر کے بڑے ہسپتال میں لے جانا پڑتا ہے۔

حیوانات کے ہسپتال

ایک دن ساجد کی مُرغی بیمار ہو گئی۔اس نے نہ تو انڈا دیا ، نہ دانا کھایا اور سُست سی بیٹھی تھی۔

عامر نے ساجد سے کہا آؤ،تمہاری مُرغی کو ہسپتال لے چلیں اور اُنھی ڈاکٹر صاحب سے دوا لے آئیں جنھوں نے مجھے دوا دی تھی۔ عامر کے ابّا جان نے سُنا تو وہ ہنس پڑے۔ پھر بچّوں کو بتایا کہ جانوروں اور مویشیوں کے علاج کے لیے حکومت نے الگ ہسپتال بنائے ہیں ،جنھیں "حیوانات کے ہسپتال" کہتے ہیں۔ پھر عامر کے ابا جان، عامر، ساجد اور اس کی مُرغی کو اپنے ساتھ حیوانات کے ہسپتال لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر صاحب

صرف جانوروں اور مویشیوں کا علاج کر رہے تھے۔ لوگ اپنی گائیں، بھینسیں، گھوڑے، مُرغیاں وغیرہ لے کر آئے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے ساجد کی مُرغی کا معائنہ کر کے اُسے ٹیکا لگایا اور کچھ دوا اُسے کھلانے کے لیے دے دی۔ عامر کی مُرغی دو تین روز ہی میں ٹھیک ہو گئی۔

کواپریٹو بینک

عام بینکوں کے بارے میں تو ہم پڑھ چکے ہیں۔ ان کے علاوہ چند بینک ایسے بھی ہیں جنھیں لوگ مِل جُل کر چلاتے ہیں۔ ایسے بینکوں کو "کواپریٹو بینک" کہتے ہیں۔ یہ بینک ضرورت مند کسانوں کو بیج خریدنے، مکان بنانے اور مِل جُل کر ٹریکٹر خریدنے کے لیے آسان شرطوں پر قرضے دیتے ہیں۔ یہ بینک گھریلو دستکاریاں لگانے والوں کو بھی قرضہ دیتے ہیں۔

حضرت آدم (علیہ السلام)

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان انسان کی خاطر بنائے۔ حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ آپؑ کو علم سکھایا اور آپؑ کو اتنی عزت دی کہ فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ ابلیس نے ایسا نہ کیا اور ہمیشہ کے لیے شیطان کہلایا۔

حضرت آدمؑ کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت حوّا کو پیدا کیا۔ وہ بھی حضرت آدمؑ کے ساتھ جنّت میں رہنے لگیں۔ کچھ عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں زمین پر بھیج دیا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے وہاں رہنے کی جگہ ہے اور زندگی کا سامان ہے۔ شیطان کا خیال رکھنا، وہ تمہارا دشمن ہے۔

حضرت آدمؑ اور اماں حوّا زمین پر آئے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے علم کے مطابق زمین کو آباد کیا۔

حضرت آدمؑ نے لمبی عمر پائی اور آپؑ کی بہت اولاد ہوئی۔ آپؑ نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے، اُسے ایک ماننے اور نیک کام کرنے کا حکم دیا۔ آپؑ دنیا میں اللہ کے پہلے نبی ہیں۔

حضرت ابراہیم (علیہ السّلام)

حضرت ابراہیمؑ آج سے کوئی چار ہزار سال پہلے ملکِ عراق میں پیدا ہوئے۔ وہاں کے لوگ بتوں کی پُوجا کرتے تھے۔

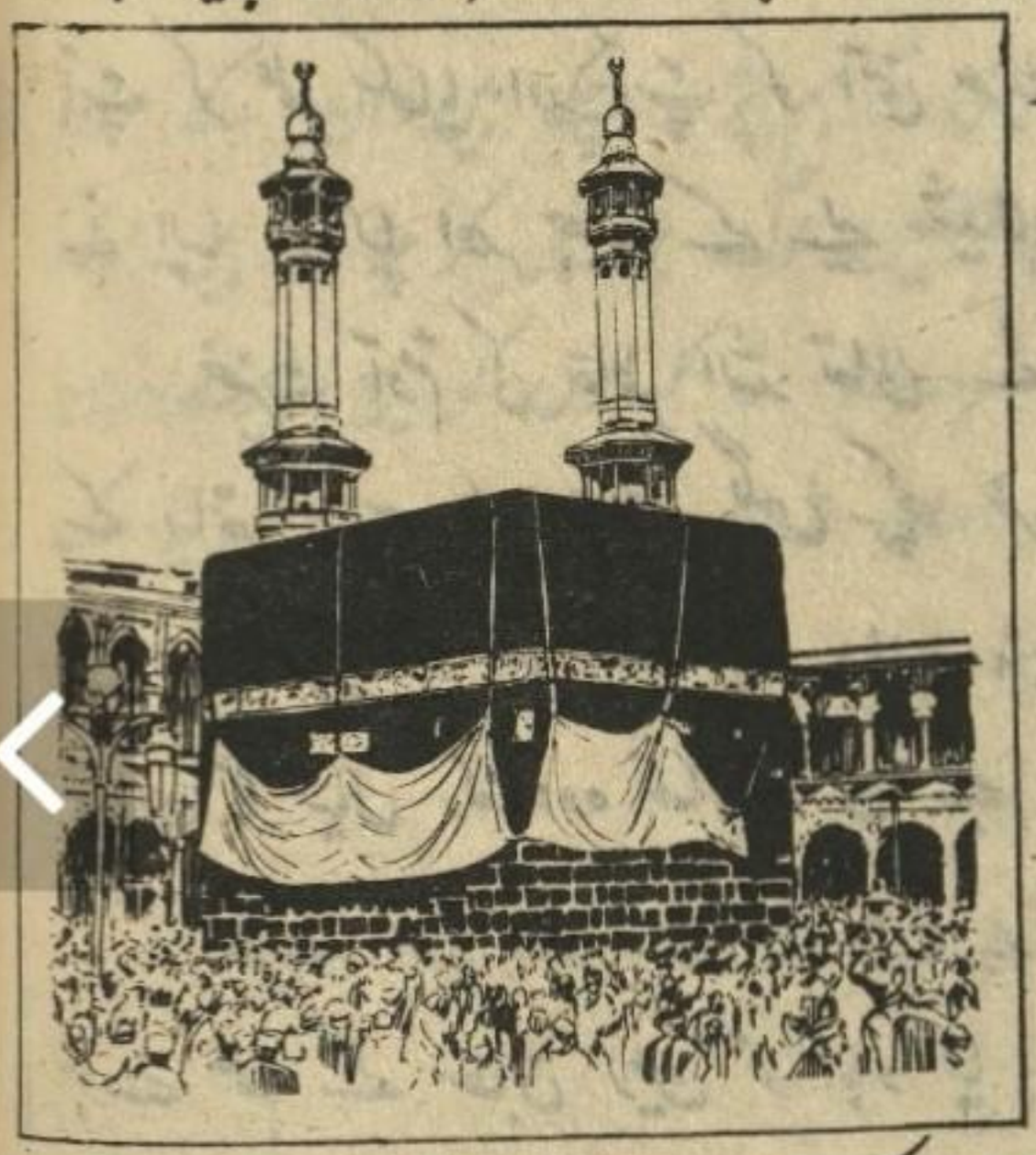

حضرت ابراہیمؑ کا والد آزر بھی بتوں کی پُوجا کرتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نبی بنایا تو سب سے پہلے آپؑ نے اپنے والد کو سمجھایا اور کہا "ابّا جان! آپ ان بُتوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں۔ یہ نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کو کوئی نفع ہی پہنچا سکتے ہیں"۔ مگر آپؑ کے والد نے آپؑ کی بات نہ مانی۔

حضرت ابراہیمؑ اپنے ملک کے بادشاہ نمرود کے پاس بھی گئے، جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ نمرود اپنے آپ کو لوگوں سے سجدہ کرواتا تھا۔ آپؑ نے کہا کہ تُو خدا نہیں۔ خدا وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ اگر تُو خدا ہے تو سُورج کو مغرب سے نکال دے۔ بادشاہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

آپؑ نے اپنی قوم کو بھی سمجھایا کہ خدا ایک ہے، صرف اسی کی عبادت کرو۔ سورج، چاند، ستارے خدا نہیں اور یہ بُت جن کی تم پُوجا کرتے ہو، کسی

کام کے نہیں۔ قوم نے آپؑ کی بات نہ مانی۔

ایک دن آپؑ بُت خانے میں گئے اور وہاں پڑے ہوئے تمام بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ صرف بڑا بُت رہنے دیا اور ایک کلہاڑا اس بُت کے سامنے رکھ دیا۔ جب لوگ واپس آئے تو انھوں نے حضرت ابراہیمؑ سے پُوچھا۔ "اے ابراہیم! تم نے ہمارے بُتوں کو توڑا ہے"؟ آپؑ نے جواب دیا، "اس بڑے بُت سے پوچھیں، اگر یہ بولتا ہے"۔ اس طرح حضرت ابراہیمؑ نے کافروں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر بُت اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تو تمہاری مدد کیا کریں گے۔

یہ سُن کر لوگ غصّے میں آ گئے اور انھوں نے حضرت ابراہیمؑ سے بدلہ لینے کا فیصلہ کیا۔ کافروں نے آپؑ کو آگ میں پھینک دیا مگر اللہ تعالیٰ کے حُکم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی اور آپؑ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

حضرت ابراہیمؑ اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ کو مکّہ چھوڑ آئے۔ جب حضرت اسماعیلؑ بڑے ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ کو خدا کی طرف سے حکم ملا کہ اپنے بیٹے کو اس کی راہ میں قربان کر دیں۔ آپؑ فوراً اللہ کا حکم ماننے پر تیار ہو گئے اور بیٹے سے کہا کہ مجھے ایسا حکم ملا ہے، تم کیا کہتے ہو۔ بیٹے نے جواب دیا کہ ابّا جان! جو حکم ملا ہے، آپؑ اُس پر عمل کریں۔ آپؑ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو لٹا دیا اور چھُری چلانا شروع کی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کی معرفت پیغام پہنچایا کہ اے ابراہیم! تم آزمائش میں پورے اترے ہو اور حکم ماننے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس فرشتے کا نام حضرت جبرائیلؑ

ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو آپؑ کی قربانی پسند آئی ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کو
بچا لیا اور جانور کی قربانی دینے کا حکم دیا ۔ مسلمان آپؑ کی اس سنّت
پر عمل کرتے ہوئے ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر اپنی حیثیت کے مطابق قربانی
کرتے ہیں ۔

آپؑ اللہ کے خلیل کہلائے ہیں ۔ خلیل پیارے دوست کو کہتے ہیں ۔ جب آپؑ
نے اللہ کی ہر بات مانی اور توحید کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اللہ تعالےٰ
نے بھی آپؑ کو بڑی عزّت دی اور آپؑ کو اپنا دوست بنا لیا ۔ حضرت ابراہیمؑ نے
اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اپنے فضل سے اُنھیں اور اُن کی اولاد کو اسلام پر
قائم رکھے اور اُن میں ایک بہت بلند مقام والا نبی پیدا کرے ۔ خدا نے آپؑ کی
یہ دعا قبول فرمائی اور اُسی کے نتیجے میں ہمارے پیارے رسول صلّی اللہُ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم
آپؑ کی نسل میں پیدا ہوئے ۔

حضرت ابراہیمؑ ہی نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مل کر مکّہ میں
اللہ کا گھر بنایا ، جسے کعبہ کہتے ہیں ۔ دنیا کے تمام مسلمان اسی کعبہ کی طرف منہ کر
کے نماز پڑھتے ہیں اور وہیں حج کرنے جاتے ہیں ۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)

حضرت عیسیٰؑ فلسطین میں پیدا ہوئے۔آپؑ کی والدہ حضرت مریم بڑی نیک خاتون تھیں۔ قرآن پاک میں کئی جگہ حضرت عیسیٰؑ کا ذکر ہے۔آپؑ کو بنی اسرائیل کی طرف رسُول بنا کر بھیجا گیا۔بنی اسرائیل نے مذہب میں کئی بُری باتیں شامل کر رکھی تھیں۔وہ دوسروں کا مال کھاتے اور ظلم کرتے تھے۔دنیا کے نفع کی خاطر ہر کام کرتے مگر خدا کو خوش کرنے کا انھیں خیال تک نہ تھا۔آپؑ نے انھیں اللہ کا حکم سنایا۔شرُوع میں چند لوگ ایمان لائے اور اکثر نے مخالفت کی۔

حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ کہا کرتے کہ خدا کو ایک مانو اور سچے دل سے اس کی عبادت کرو، کسی پر ظلم نہ کرو۔اگر کوئی زیادتی کرے تو اُسے معاف کر دو۔ ہر ایک سے محبّت کرو اور کسی کو دُکھ نہ پہنچاؤ۔

حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیماروں کو تندرست کر دیتے، اندھوں کی آنکھیں ٹھیک کر دیتے اور مُردوں کو زندہ کر دیتے۔جدھر جاتے،غریب اور بیمار آپؑ کے گرد جمع ہو جاتے۔آپؑ سب سے پیار کرتے اور کسی سے نفرت نہ کرتے بلکہ اُن کے دُکھ دُور کرتے۔اِس وجہ سے لوگ آپؑ کی بہت عزّت کرتے تھے۔

دشمنوں نے علاقے کے حاکم کے پاس شکایت کی کہ یہ شخص نیا مذہب پھیلا رہا ہے۔ اپنے جادو کے اثر سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور اپنے

آپ کو بادشاہ کہتا ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ حکومت پر قبضہ کر لے گا۔

حاکم نے یہودیوں کی بات سُنی اور اسے سچا سمجھ کر وہ حضرت عیسیٰؑ کا دشمن ہو گیا۔ آپؑ کو پکڑنے کے لیے سپاہی بھیجے گئے تا کہ آپؑ کو (نعوذ باللہ) قتل کرا دیا جائے۔ مگر اللہ نے حاکم کی یہ خواہش پوری نہ ہونے دی اور آپؑ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

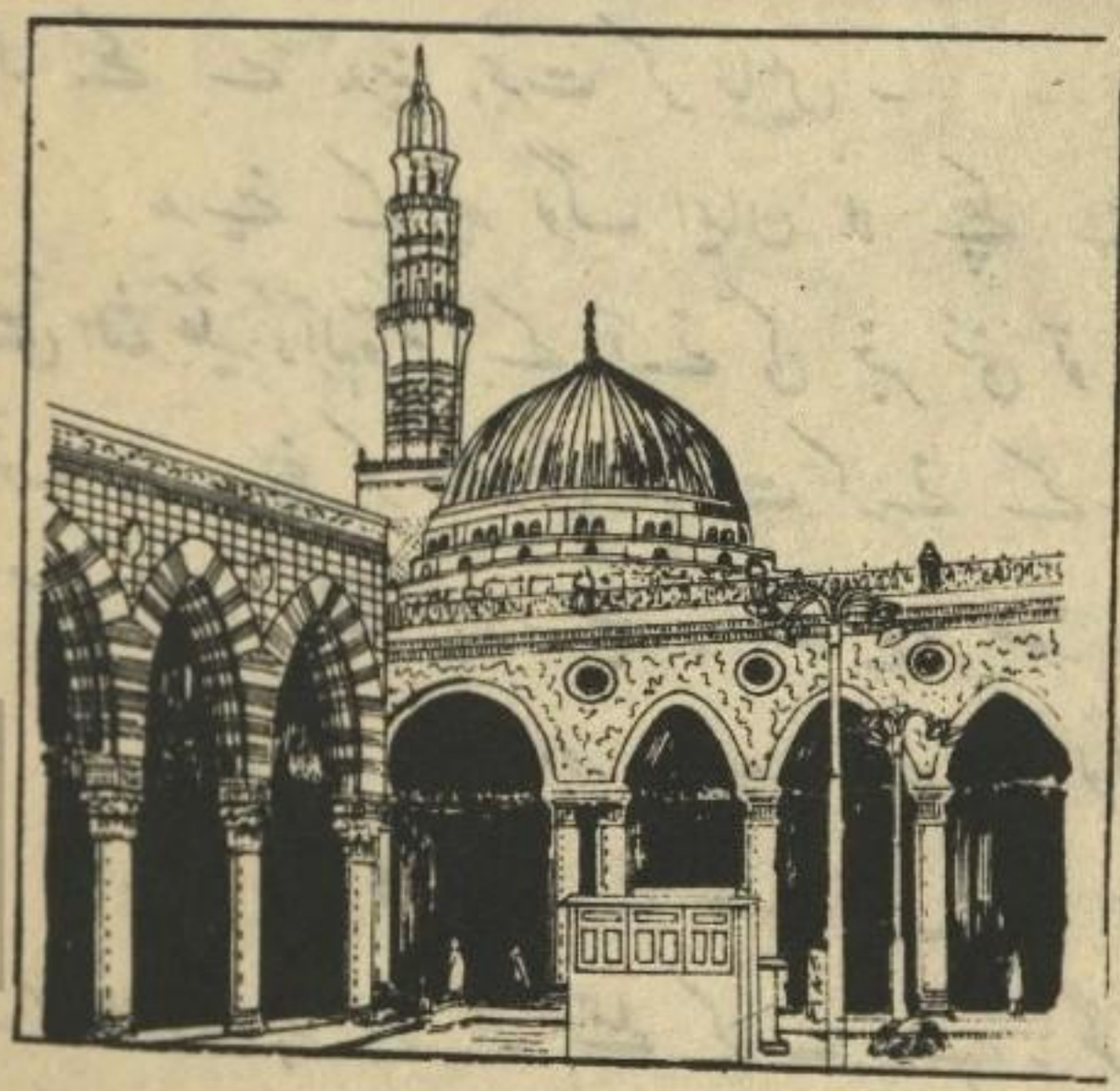

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ آپؐ نہایت اچھی عادتوں کے مالک تھے۔ ہمیشہ سچ بولتے، کسی کے ساتھ دھوکہ نہ کرتے۔ آپؐ کی نیکی اور سچائی کی وجہ سے مکے کے لوگ آپؐ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کی یاد کے لیے مکے سے باہر غار حرا میں چلے جاتے۔ جب آپؐ کی عمر چالیس سال ہوئی تو اسی غار میں اللہ کا فرشتہ آیا جس نے آپؐ کو قرآن پاک کی کچھ آیتیں پڑھائیں اور بتلایا کہ آپؐ اللہ کے نبی ہیں۔

اللہ کے حکم کے مطابق آپؐ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ بتوں کی پوجا چھوڑ دو۔ نیک کام کرو اور ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ ابتدا میں مکے کے چند لوگ ایمان لائے اور آپؐ کے ساتھی بن گئے۔ اکثر لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ کافروں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو

بہت تنگ کیا اور اُن پر بڑے ظلم کیے مگر آپؐ نے کسی قیمت پر اپنے کام کو نہ چھوڑا۔ اس پر کافروں نے آخر فیصلہ کیا کہ آپؐ کو (نعوذ باللہ) قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیج کر آپؐ کو اس بات کی خبر دے دی اور حکم دیا کہ مکّے سے مدینہ ہجرت کر جائیں۔

مدینے کے کچھ لوگ ایمان لا چکے تھے۔ جب اُنھوں نے حضرت محمدؐ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے آنے کی خبر سُنی تو وہ بہت خوش ہوئے۔ آپؐ نے مدینہ منوّرہ میں پہنچ کر اللہ کی عبادت کرنے کے لیے زمین خرید کر مسجد بنائی، جسے "مسجد نبوی" کہتے ہیں۔ مسجد بنانے میں حضورؐ نے خود بھی حصّہ لیا۔ آپؐ نے لوگوں کو اللہ کا پیغام سنایا اور مدینے کے اور لوگ بھی آپؐ پر ایمان لانے لگے۔

مکّے کے کافروں نے مدینے میں بھی حضرت محمدؐ کو آرام سے نہ بیٹھنے دیا اور مسلمانوں پر بار بار حملے کرتے رہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو فتح دی اور کافر ذلیل ہوئے۔ ہجرت کے آٹھ سال کے بعد مکّہ فتح ہو گیا اور خانہ کعبہ جو بُتوں سے بھرا پڑا تھا، صاف کر دیا گیا۔

فتح مکّہ کے دن آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا۔ اب دوسرے علاقوں کے لوگ بھی ایمان لانے لگے اور اس طرح پُورے ملکِ عرب میں آپؐ کا پیغام روز بروز مقبول ہوتا گیا۔

آپؐ جو وعدہ فرماتے، اسے پُورا کرتے۔ آپؐ کو کسی کا ڈر نہ تھا۔ آپؐ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور مسلمانوں کو بھی اللہ سے ڈرنے کی تعلیم دیتے۔ آپؐ کو بچّوں سے بڑی محبّت تھی۔ جب آپؐ گلی سے گزرتے تو چھوٹے بچّے

آپؐ کا دامن پکڑ لیتے۔ حضورؐ اُن سے پیار کرتے۔

ہمارے پیارے رسول حضرت محمدؐ کی ہر بات ایسی تھی کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپؐ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ آپؐ کو تمام دنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا۔ یہ شان کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔

آپؐ نے تریسٹھ سال کی عمر پائی۔ آپؐ کا روضۂ مبارک مدینہ منوّرہ میں ہے۔

ہمارے ضلعے کی اہم شخصیت

میجر غلام سرور ملک شہید

میجر غلام سرور جوہر آباد (ضلع خوشاب) کے رہنے والے تھے۔ آپ پاکستان بننے سے تین سال پہلے پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جوہر آباد سے حاصل کی۔ انھیں بچپن ہی سے فوج میں ملازمت کا بڑا شوق تھا۔ آپ کے والد اور بڑے بھائی بھی فوج میں افسر تھے۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ فوج میں جوان کی حیثیت سے بھرتی ہو گئے۔

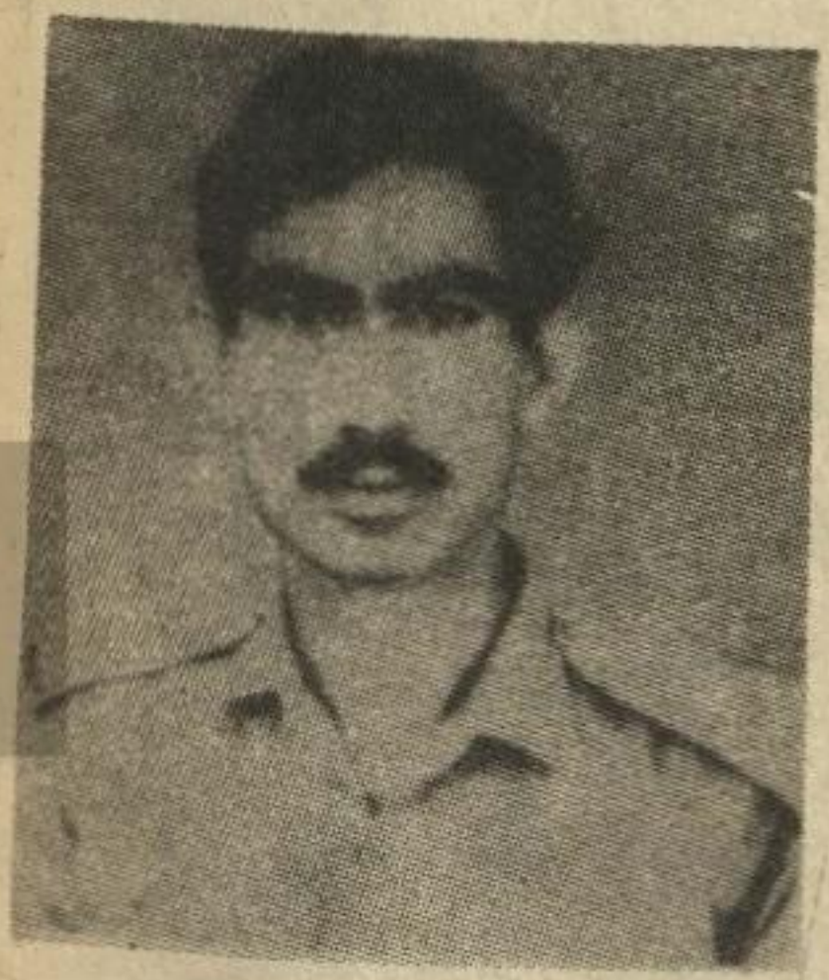

1965 میں جب بھارت نے پاکستان پر اچانک حملہ کیا تو ہماری فوج اس کے مقابلے میں ڈٹ گئی۔ اس وقت غلام سرور ملک نے کھیم کرن کے محاذ پر ایک جوان کی حیثیت سے جنگ لڑی اور بڑی ہمت اور جوانمردی سے دشمن کا سامنا کیا۔ جنگ کے فوراً بعد آپ کو کمیشن دے دیا گیا۔

1971 میں بھارت نے پاکستان پر پھر حملہ کیا تو آپ کو میجر بنا کر مشرقی پاکستان بھیج دیا گیا۔ سلہٹ کے محاذ پر آپ نے نہ صرف دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا بلکہ جوابی حملہ کر کے دشمن کو عبرت ناک شکست دی۔ آپ اپنے جوانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے دشمنوں کے مورچوں میں داخل ہو گئے۔ دشمن شدید گولہ باری کر رہا تھا کہ ایک گولہ آپ کے سینہ میں لگا اور آپ گر پڑے۔ اس حالت میں بھی آپ اپنے جوانوں کے حوصلے بڑھاتے رہے اور یہیں آپ نے ملک اور قوم کا دفاع کرتے ہوئے شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

حکومت پاکستان نے اس بے مثال بہادری پر انھیں "ستارۂ حرب" کا تمغہ دیا۔ جوہر آباد میں ایک بڑے چوک کا نام "میجر سرور شہید" رکھ دیا ہے اور اسی چوک میں جوہر آباد کی میونسپل کمیٹی نے میجر سرور شہید لائبریری قائم کی ہے۔

اپیل

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، ایک قومی اِدارہ ہے۔ یہ بچّوں کو معیاری اور سستی نصابی کُتب بَروقت مُہیّا کرنا اِس اِدارے کے فرائض میں شامل ہے۔ اِس سال کتابوں کو معیاری اور جدید تر بنانے کے لیے خاص طور پر کوشش کی گئی ہے۔ یہ کِتاب سفید چارسَدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔

بورڈ کی ہر نصابی کتاب کے سَرورق پر بورڈ کا مخصوص نشان چھَپا ہوتا ہے۔ جعل ساز، جعلی نشان، گھٹیا کاغذ اور غیر معیاری سیاہی کے اِستعمال سے ناقص کُتب چھاپ کر مارکیٹ میں لے آتے ہیں۔ ان کُتب کا مَواد بھی غلطیوں سے مبرّا نہیں ہوتا۔ اگر آپ کے ہاتھ کوئی جعلی کتاب لگ جائے تو براہِ کرم مُتعلقہ کُتب فروش کے نام اور پتے کے بارے میں بورڈ کو اطلاع دیں تاکہ جعلی کُتب کا گھناؤنا کاروبار کرنے والوں کے خلاف مؤثّر کارروائی کی جا سکے۔

بورڈ کی مطبوعہ کُتب میں معیارِ طباعت اور جلد بندی درست رکھنے کی پُوری کوشش کی جاتی ہے تاہم اگر آپ کے ہاتھ کوئی ایسی کِتاب لگے جس میں طباعت یا جلد بندی کے نقائص ہوں تو متعلقہ کُتب فروش سے کتاب تبدیل کرنے کا مُطالبہ کریں۔ بورڈ نے کتب فروشوں کو ایسی ہدایات جاری کی ہوئی ہیں۔ شکایت کی صُورت میں بورڈ کو اطلاع دیں۔

آپ کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ اس جماعت کے لیے بورڈ کی شائع شدہ حکومت پنجاب کی منظُور کردہ کُتب مندرجہ ذیل ہیں۔

1 — اُردُو کی تیسری کِتاب

2 — قرآنی قاعدہ

3 — سائنس

4 — ریاضی

5 — معاشرتی علوم (متعلقہ ضلع)

اِن کُتب کے سِوا آپ دیگر اضافی کُتب خریدنے کے پابند نہیں ہیں۔ اگر آپ کو مجبُور کیا جائے تو مُندرجہ ذیل پتے پر اطلاع دیں۔

خواجہ غلام کبریا
چیئرمین
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ
21-ای-2-گلبرگ 3 - لاہور

68 / 68

جُملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور محفوظ ہیں

تیار کردہ : پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ، لاہور

بطور واحد نصابی کتاب برائے مدارس

ضلع خوشاب

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد — کِشورِ حَسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان — ارضِ پاکِستان
مَرکزِ یقین ، شاد باد

پاک سرزمین کا نظام — قوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت — پائِندہ تابِندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ سِتارہ و ہِلال — رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی ، شانِ حال — جانِ اِستِقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

سیریل نمبر 1513 کوڈ نمبر G 348

تاریخ اشاعت	تجرباتی اشاعت	بار	تعداد اشاعت	قیمت
مارچ 1983ء	اوّل	اوّل	6,000	3.30